بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ط

دین و دنیا کی ترقی چاہتا ہے تو اگر

یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ ورد کر

شان فاضلی

مبنی بر

سوانح حیات، بیانات وکمالات اور انکشافات

جناب قبلہ عالم

حضرت فضل شاہ صاحب قطب عالم نور والے

مرتبہ: عبدالقیوم ساقی

حصہ سوئم

صفحہ 192 تا 288

۲۸۔ بیان ذیشان

پیارو آؤ! لے لو!! رحمتیں اور برکتیں، ہر وقت اور ہر مقام پر تقسیم ہوتی رہتی ہیں۔ پیاروں پر، پیار سے، ہر وقت نعمتیں اور شکریہ۔

حضوری کے دو شاہد ہیں۔ پاک دامن، اور مقام دوام۔ پاک دامنی نعمت ہے، اور مقام دوام شکریہ۔

دوام کیا ہے؟ پسندیدہ اور ناپسندیدہ، دونوں مقاموں پر راضی رہنا یہ مقام دوام ہے۔ ناپسندیدہ نعمت ہے، اور پسندیدہ شکریہ۔ نہ ملنا صبر ہے مل جائے تو شکریہ۔ جس اللہ کے پیارے میں یہ اوصاف پائے جائیں، پاک دامنی اور مقام دوام، وہ صاحب حضور ہوا۔ جو پیارا صاحب حضور ہو جائے، اس کے دو شاہد ہونے ضروری ہیں، خوف ورضا۔ شاہد موجود، تو وہ پیارا کامل ہے اور جس میں نہ ہوں وہ مکمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے سے جیسا کام لینا ہے۔ اس قسم کا خود تیار کرتا ہے۔

نظام مقام پر جلوہ گری ہوتی رہتی ہے وقت وقت پر آگہی ہوتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے، جو میرا ہو جائے، میں اس کا ہو جاتا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے دور نہیں اور اللہ تعالیٰ ذاتی کسی سے بھی دور نہیں انسان اپنے اعمال کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ تمام مومنوں اور مسلمانوں کو اس دوری سے دور اور محفوظ رکھے۔

بزرگان دین کی دعا و برکت سے۔ آمین ثم آمین

نوٹ: مقام متحرک زمین پر ہے، مقام مکمل آسمان پر ہے اکمل متحرک ہے اور مکمل ساکن۔ ساکن ہے (مجذوب)

۲۹۔ بیان باشان

قول کا مرتبہ مسلم ہے، مسلم مسلمان۔ اعمال کا مرتبہ مومن ہے۔ علم کا مرتبہ عارف ہے۔ قول مستقبل ہے، عمل حال ہے علم ماضی ہے خلوص مقام ہے وہی صاحبِ عرفان ہے وہی صاحب انعام ہے۔ جو صاحب انعام ہے وہی صاحب فرمان ہے، فرمان اللہ تعالیٰ کا۔ غیر ماضی ہے، غیر کا گھر ماضی ہے، خیر کا گھر حال۔ ایمان کا گھر مستقبل ہے۔ جو پیارا خیر کو نہ چاہے گا۔ اس کا گھر غیر ہو گا۔ اور اس کا حال بھی غیر ہی ہو گا۔ تمام واردات جتنے بھی منکشف ہوں گے، وہ بھی سب غیر ہوں گے۔ صاحب ایمان کا گھر مستقبل اور مومن کا گھر حال ہے۔

جس پیارے نے جس گھر کو پسند کر لیا۔ اسی قسم کا اس کا حال ہو گا حال ہر وقت حال ہے۔ عارف کا شاہد ماضی ہے۔ ماضی کو بلایا جاتا ہے۔ اور مستقبل کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ قول کے معنی حکم ہے۔ حکم کے معنی یقین ہے، یقین کے معنی عمل ہے۔ عمل کے معنی علم ہے۔ علم کے معنی اخلاص ہے۔ مستقبل

مشقت ہے، حال مبرا ہے۔ ماضی مسافت ہے۔

(ڈیرہ پاک لاہور۔ ۲۹ مئی ۱۹۶۰ء دوشنبہ)

۳۰۔ بیان وجود شہود کا نمود اور نام

"پیارے کے اعضاؤں کی صفت وثناء کا مجموعۃ الکبیر" پیارے کی صفت وثناء کانؔ سن رہے ہیں۔ یعنی صفت وثناء کان، آنکھیں نظارہ میں لگی ہوئی ہیں۔ دل درود پاک کی آس میں محو رہا ہے۔ اور زبان مترجم ہے پیارے کے پیار میں یعنی پیار، زبان، دل درود، ہاتھ بے ہاتھ، اور ہاتھ پیارے کی کار میں لگے ہوئے ہیں۔ پاؤں چل رہے ہیں، چلنے والوں کے ساتھ۔ نقش قدم بزرگان دین کے "صراط مستقیم" انعام عطا کیا، عطا کرنے والے نے، جو ساتھ ساتھ رہنے والا ہے، رحمتوں اور برکتوں والا، نور والا اور مزمل والا، شان والا تے رحمتاں والا "دور گیاں نوں موڑلیاون والا" رحمتاں تے برکتاں تقسیم کرنے والا، اور ازلی اور ابدی انعام عطا کرنے والا۔ ظاہر والا تے باطن والا۔ اوّل والا تے آخر والا۔ اسی لئے بزرگان دین فرماتے ہیں، ہر مقام میں حق کو پانا اور اسے ادا کرنا یہ حق والوں کا کام ہے، حقیقت حق سے ہے اس مقام پر مولانا نیاز احمدؒ فرماتے ہیں۔

کافر ہوں میں سمجھوں اپنے تئیں میں ہوں
جو کچھ ہے سو تو ہے میرا اسلام یہی ہے

۳۱۔ بیان باشان

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوا اللّٰہَ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ ؀

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ، جب رسولؐ بلائیں، اس چیز کیلئے جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

صاحب حال کے معنی زندہ ہیں۔ حال کے معنی حاضر ہیں۔ غیر حاضر کے لئے دوری ہے اور دوری کے معنی ماضی ہے۔ اور حاضر کے معانی حال ہے۔ اس حال کے معنی ناظر ہیں۔ اس ناظر کے معنی حاضر ہیں۔ اس حاضر کے معانی حضوری ہے۔ اس حضوری کے معنی وصال۔ اس کے معنی معراج ہے۔ اس وصال کے معنی حاضر ہیں۔ اللہ حاضر ہے۔ اس کا محبوب ﷺ ناظر ہے، اس حاضر کے معنی معبود ہے۔ اور اس ناظر کے معنی عابد ہے۔ عبد میں جہاں معبود ہے، وہیں عابد ہے۔ اور اسی عبد کے معنی عبداللہ ہیں اور اس عبداللہ کے معنی ابن کے ہیں، ابن عبداللہ، نور من نور اللہ، نور من نور اللہ، نور من نور اللہ۔ ہر آن میں، نظر کو صاحب نظر کی نظر رکھے جو صاحب تسلیم کو قبول کر لیتا ہے۔ ان کے سامنے اللہ کے فضل کے اعمال کا

وجود آجاتا ہے جلوت کی رو سے خلق اللہ۔ خلوت کی رو سے فقط اللہ۔ ماسوا اللہ سے پاک رہنا، یہ خلوت کا وضو ہے۔ اور ہر وقت باوضو رہنا، پاک رہنا، یہ جلوت کا وضو ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنا اور درود پاک کا چراغ چلانا۔ سِرَاجاً مُّنِیرًا، نور من نور الله، نور من نور الله، نور من نور الله. یَاأَیُّھَاالْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ. بزرگان دین ساری کائنات کے لئے جمال لے کر آئے ہوئے ہیں۔ جمال کس کے پاس ہے۔ جو مشتاق ہوگا، جمال اس کے پاس ہوگا۔

۱۔ سراج السالکین: بزرگان دین ساری کائنات کو روشن کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں روشنی سالک کے پاس ہوگی۔

۲۔ مراد المشتاقین: ساری کائنات کیلئے بزرگان دین مراد لے کر آئے ہوئے ہیں۔ مراد اس کے پاس ہوگی، جسکی اپنی ذاتی وصفاتی کوئی مراد نہ ہوگی۔

۳۔ شمس العارفین: بزرگان دین ساری کائنات کو فوائد عطا کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے وہ شمس ہیں۔ بزرگان دین عارفوں کے لئے شمس ہیں۔ اور ساری کائنات کی ہر شے کی جان ہیں۔ اس لئے بزرگان دین کی محبت ایمان ہے۔

۳۲۔ بیان باشان

ستاروں کا تقدیر سے تعلق: ستاروں سے انسان کی تقدیر کا کوئی تعلق نہیں جاننا چاہیے، کہ ستارے کا مقام بلند ہے یا انسان کا مقام بلند ہے؟ ستارے انسان کیلئے ہیں یا انسان ستاروں کیلئے ہے؟ اللہ تعالیٰ ستاروں سے پاک ہے ۔اللہ تعالیٰ کا ستارہ محبوب ﷺ کی زمین کو کہا جاتا ہے۔ جو محبوب ﷺ کی زمین کو دیکھ لیتا ہے وہ تر جاتا ہے، دونوں جہانوں میں۔

اللہ تعالیٰ نے جو چراغ جلایا، وہ خلوت وجلوت کے اندھیرے کو روشن کرنے کیلئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے، وحدانیت کا چراغ جل رہا ہے چراغ سے چراغ لگایا گیا ہے۔شریعت کے لئے محبوب ﷺ کو روشن کیا گیا۔طریقت کی رو سے منور کیا گیا۔ محبوب ﷺ کو، حقیقت کی رو سے جمال عطا کیا گیا اور معرفت کی رو سے کمال عطا کیا گیا محبوب ﷺ کو، جمال محمدؐ کمال محمدؐ یہ چار مقام اللہ تعالیٰ نے ضیا کے رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ جو اور ہے وہ سب اندھیرا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔جس ستارے کو انسان مان لے گا۔ وہ ستارہ انسان پر غالب آجائے گا۔ کیونکہ اس نے ماسوا کو مان لیا۔اور جو صاحب اللہ تعالیٰ کو مان لے گا، ستارہ اس کے تابع ہوجائیگا۔

تقدیر: تقدیر ہر سبب کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو سبب سے گزر جاتا ہے۔ تقدیر اس کے تابع ہوجاتی ہے۔ انسان کا اپنا سبب ذاتی تقدیر کا بلاوا ہے

بزرگان دین سبب نہیں ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ اور وصال کا دروازہ ہیں۔کیونکہ بزرگان دین واصل ہیں۔جو انہیں وسیلہ پاتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں۔شرک سے پاک ہونے کی بس ایک ہی صورت ہے،سبب سے دور،شرک سے دور۔

۳۳۔بیان باشان

کسب سے اکثر گناہ لاحق ہو جاتا ہے: بزرگان دین فرماتے ہیں باحقیقت زندہ ہے ، اور بے حقیقت مردہ ہے۔باحقیقت اللہ تعالیٰ پر انحصار کرتا ہے اور بزرگان دین کے ساتھ رہتا ہے۔بے حقیقت اپنے عمل پر انحصار کرتا ہے۔جو عمل، عمل کرنے والا کر رہا ہو، اس میں جب خوبی پیدا ہو جاتی ہے اور مخلوق اللہ کو اس سے فائدہ پہنچنے لگ جاتا ہے۔تو اسے نفس ابھار دیتا ہے، کہ اب تو ولی ہو گیا ہے۔جو جو تو کہہ رہا ہے، وہی ہو رہا ہے۔عام لوگ بھی اسی کو بزرگی سمجھتے ہیں۔اور جس سے ایسا ہو رہا ہے۔وہ بھی اس کو بزرگی سمجھتا ہے۔اس لئے وہ اپنے ناقص عمل کی وجہ سے اس میں الجھ جاتا ہے۔جب الجھ جاتا ہے،تو نفس کے پھندے میں آ جاتا ہے نفس کا کارن برائی ہے۔اسی لئے وہ برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔یہ کسب ہے۔

جو باحقیقت انسان ہوتا ہے وہ جو ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ اور وہ بزرگان دین کے راستہ پر رہتے ہیں۔ ان کا عمل جو بھی ہوتا ہے، کسی نہیں، وہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ صبر اور رضا کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے پیاروں کے ساتھ، ساتھ رکھے اور غیر سے محفوظ رکھے، بزرگان دین کی دعا و برکت سے، آمین ثم آمین

۳۴:۔ بیان مصائب و آلام

جس طرح عام لوگوں پر مصائب و آلام آتے ہیں۔ اسی طرح ولیوں، اولیاؤں، غوثوں، اور قطبوں پر بھی آتے رہتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے، کہ عام لوگوں پر جب آتے ہیں، تو وہ کسی صورت (سبب) کی طرف سے سمجھتے ہیں خاص لوگوں پر جب آتے ہیں۔ تو وہ اعمال خود کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔ اور خاص الخاص لوگوں پر جب آتے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتے ہیں۔

جو لوگ صورت (سبب) کی طرف سے سمجھتے ہیں۔ وہ مصائب و آلام میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ (اور پس جاتے ہیں) خاص لوگ جو اپنے اعمال کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔ وہ آئندہ کے لئے غیر اعمال سے پاک ہو جاتے ہیں۔ (ان کی آنکھوں سے جو آنسو ٹپکتے ہیں، وہ رحمت کا بلاوا ہوتے ہیں)

خاص الخاص لوگ جو جانتے ہیں، کہ مطابق اور غیر مطابق منجانب اللہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اس کے راستہ میں غیر نہیں رہ سکتا۔ جتنی صفتیں غیر کی موجود ہوں، وہ سب ہٹا دی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے، اپنے بندوں پر وہ کرم کرتا رہتا ہے، ہر حال میں۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مکتوبات شریف

چند ایک سرفراز نامے بانداز بیان، تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ ہمیں دین ودنیا میں رہنمائی فراہم کریں اور ہر ایک کا فائدہ ہو اور بہتوں کا بھلا ہوگا۔

ا۔ مکتوب شریف

۲/دسمبر ۱۹۶۴ء

پیارو! جو بھی انسان سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہی جاننا چاہیے حقیقت بھی یہی ہے۔ جو لوگ بھی آپ کے راستے میں مخل ہیں ، وہ سب ٹھیک ہو جائیں گے اور کوئی کاروائی آپ کے خلاف نہیں ہو سکتی، اللہ کے فضل سے یہ مہر ہے بزرگان دین کی۔ جو آپ کے مطابق ہوگا، رہے گا، جو مخالف ہوگا، ہٹا دیا جائے گا، بشرطیکہ تم اپنی صورت خلوت اور جلوت کی صورت سے بزرگان کی صورت سے رہو صورت یہ ہے۔

پہلی صورت: اپنے مخالفوں کے مطابق رہو۔

دوسری صورت: ہر وقت باوضو رہو۔

تیسری صورت: ذکر میں مشغول رہو۔

چوتھی صورت: درود پاک میں مصروف رہو۔

بزرگان دین کی صورت یہ ہے۔ جو صاحب بزرگان دین کی صورت کو مان لیتا ہے۔ اس کی اپنی کوئی صورت نہیں رہتی۔ کائنات کے جو حکم احکام ہیں وہ مخلوق کی اپنی صورت پر ہیں۔ جن صاحبان کی بزرگان دین کی صورت ہو جاتی ہے۔ اس پر کوئی حکم احکام کائنات کا نہیں رہتا۔ اس کا کوئی فیصلہ ہو، مجاز کی صورت ہو یا حقیقت کی صورت ہو، بزرگان دین کی پارٹی کر رہی ہے اور کرے گی، اللہ کے فضل سے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ حقیقتاً جس صاحب پر آلام ومصائب آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اور انعام دینا چاہتا ہے جیسے کہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابرین ان اللہ مع الصادقین .

بے شک اللہ صابروں اور سچے شاکروں کے ساتھ ہے۔

۲۔ مکتوب شریف

۲۰ رمئی ۱۹۶۴ء

السلاعلیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ ; آپ کے دونوں محبت نامے مل گئے ہیں۔ رحمتاں برکتاں والے، اللہ کے فضل وکرم سے آپ صاحبوں کی حاضری دربار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہی ہے اور وقتی حاضری ہو گی، انشاء اللہ۔ اور اس

حاضری کی صورت بھی خود بخود پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ جو بھی کرتا ہے، وہ بہتر اور مناسب ہوتا ہے۔ انسان کو تو اتنا ہی مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ کہ یہاں صداقت سے رہے۔ کام کرے تو خدائی ڈیوٹی ادا کرے۔ یہ کرم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ساتھ اس لئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی بدولت اولیائے امت کو صدقے بٹتے رہیں گے۔ بٹ چکے ہیں۔ اور اب حال پر بٹ رہے ہیں۔ اور مستقبل میں بٹتے رہیں گے۔

پیارو! غور کر کے دیکھو!! دائمی بھی انعام عطا ہو چکا ہے۔ اور وقتی بھی حال پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ محبوب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دائمی بھی انعام عطا کیا۔ اور وقتی بھی انعام عطا کیا۔ محبوب ﷺ کو ذات سے بھی نوازا، اللہ تعالیٰ نے۔ اور صفات سے بھی نوازا، اللہ تعالیٰ نے۔ پیارو چین سے رہو، سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہیں اور انعام ہو رہا ہے۔ آمین ثم آمین

(حضور پرنور رضی اللہ عنہ)

۳۔ مکتوب شریف

از نوروالوں کا ڈیرہ پاک، لاہور

۱۹ر مئی ۱۹۶۳ء

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاۃ!! محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور

برکت والا ۔محبت کے معنی ،اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر وقت پاک رہے ۔اور بزرگان دین کیلئے باوضو رہے۔

سوز: ذکر میں مشغول رہے۔

گداز: درود پاک میں مصروف رہے۔

ساز: جب عشق الٰہی میں مخمور ہو جائے ،سورنگی (سارنگی) کی طرح اس میں رنگ آ جانا چاہیے ،انسان میں ۔طرح طرح کے رحمت آمیز کلمات نکلیں ۔اس قسم کے نہ کہیں سے سنے ہوئے ہوں ۔نہ کسی کتاب میں پڑھے ہوئے ہوں۔نہ کبھی کسی صاحب کے قلب (دل) پر خیال بھی گزرا ہو۔جب یہ کیفیت ہوتی ہے ۔ناز آ جاتا ہے ،اور نیاز تقسیم ہونے لگ جاتا ہے ۔اور حساب موک جاتا ہے ،مبرّا ہو جاتا ہے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں ۔بزرگان دین ساری کائنات کے لئے مراد لے کر آئے ہوئے ہیں ۔مراد ،حق مشتاق کا ہے۔مراد ،مشتاق کے پاس ہوگی ۔مراد المشتاقین

اللہ تعالیٰ نے چراغ جلایا سِرَاجاً مُنِیرًا خلوت اور جلوت کے اندھیرے کو روشن کرنے ساری کائنات کیلئے بزرگان دین روشنی لے کر آئے ہوئے ہیں ۔روشنی سالک کے ہوگی۔

ساری کائنات کیلئے بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ نے راحت بنا کر

بھیجا۔ مگر راحت، عاشق کے پاس ہوگی راحت العاشقین۔

عشق کی تعریف کیا ہے؟ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ پاک رہے۔ اور بزرگان دین کے لئے باوضو رہے۔

اللہ تعالیٰ پہلے سے بھی زیادہ ،نور بصیرت ،دین ودنیا کی خیر وبرکت، جمال وکمال عطا فرمائے۔ بزرگان دین کی دعا وبرکت سے۔ آمین ثم آمین۔ (حضور پر نور رضی عنہ)

۴۔ مکتوب شریف

اللہ کے پیارے حضرت حافظ جی صاحب ،مزرا صاحب، بڑے مزرا جی صاحب اور صاجبزادہ مزرا صاحب سب پیارے رحمتاں، برکتاں والے پیارے!

السلام علیکم! وبرکاۃ!

اللہ تعالیٰ نے دو مقام مزرا صاحب کو عنایت فرما دیئے ہیں۔ دل کی شگفتگی اور زبان کی گویائی کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ کرم کرنے والا جب کرم کا ارادہ کرتا ہے اس طرح کرتا ہے جیسے کہ مزرا صاحب پر ہوا۔ محبؔ کو پہلے یہ دو مقام عنایت ہوتے ہیں، جس سے کوئی کام لینا مخلوق کا مقصود ہو۔

مقام دو ہیں، دل کی شگفتگی اور زبان کی گویائی کا خطاب۔ عدد تین ہیں

عدد کے معنی، ادائیگی ہے۔ ادائیگی کیا ہے؟ حسن اخلاق۔ اور اخلاق یہ ہے۔

پہلا مقام: اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہنا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آ رہا ہے، وہ حکم ہے۔

دوسرا مقام: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ حضور ﷺ کی طرف سے جو آ رہا ہے، وہ حسن ہے۔

تیسرا مقام: مخلوق کا ساتھی، سب کا خادم۔ مخلوق خدا خانہء اعمال ہے اللہ تعالیٰ نے حسن والی محبت کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور اسے ہی اقلیم محبت عطا فرماتے ہیں۔ اور اس کی دنیا نرالی ہے۔ کیونکہ وہ آپ بے نیارا ہے۔ اور اس کی محبت اپنے لئے نہیں ہے۔ اور اس کا کارا بھی عین کارا ہے۔ اور کارا ہوتے ہوئے بھی نیارا ہے۔ اور اس کا مقام انوکھا ہے۔ جو عمل اپنے لئے نہ ہو، عمل وہ عین عمل ہے اسلئے اس کا مقام انوکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلطان ہونے کا انعام اتر آتا ہے اس لئے وہ نیارا ہے۔ نیارا کے معنی نرمل ہے۔ نرمل کے معنی پاک ہے، محب پاک ہے۔ اپنی ذات اور اپنی صفات سے مشغول ہے اللہ سے، اور اللہ اس سے۔ یا ودود۔ یا ودود۔ یا ودود۔

اللہ تعالیٰ کے پیارو! اللہ کی زمین پر چلتا پھرتا ہے۔ اور جدھر جاتا ہے۔ اس کے ساتھ رحمتیں اور برکتیں ہر حال میں شامل ہیں۔ حال یہی حال ہے۔ اللہ کا پیارا اب صاحب حال ہے۔ رحمتوں اور برکتوں کی مجاز کی

صورت میں یہی ہے۔ جہاں جائے سبب دنیا کا ہوتا ہے، اور حقیقت اس کی دین ہوتی ہے۔ جو دین کی صورت نہیں رکھتا، وہ سبب دنیا میں ہی مشغول ہو کر اور حقیقت کو ضائع کر کے واپس چلا جاتا ہے اور بڑے خسارے کا مقام ہے۔ اور محبّ کا سبب دنیا جہاں ہوگا۔ اور وہاں یہی حقیقت موجود ہوگی اور حقیقت کی صورت یہ ہے۔ پہلے تو وہ زمین برکت والی ہے۔ اور پھر وہ زبان برکت والی ہے جس کے ساتھ صفت کی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی۔ اور اس سے فیض جاری ہو جاتا ہے۔ جو صاحب، اس کی صفت کو قبول کر لیتا ہے۔ اس کو وہی صفت عنایت ہو جاتی ہے۔ یہ مقام بڑے منافع کا مقام ہے۔ ایک پیارے کی تو صفت ہے اور کراچی کی سرزمین پر پیاروں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ خلوت کی صورت سے بھی اور جلوت کی صورت سے بھی۔ اور مخلوق کو بھی اس وقت بڑا انعام عطا فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور رحمت کا دروازہ کھول دیا اللہ تعالیٰ نے۔ تا کہ سب خاص وعام وقت سے فائدہ اٹھا سکیں، ہر وقت دنیاوی اور دینی۔ آپ سب صاحبوں کی طرف سے ہمیں بھی فیض پہنچ رہا ہے اس طرح جیسے کہ چاند اور سورج۔ حسن چمک رہا ہے اور دمک رہا ہے۔ بہت دوست ملتجی ہیں۔ کہ حضرت صوفی صاحب اور دوست علی محمد صاحب خاص وقت پر دعائے خیر سب دوستوں کیلئے کیا کریں۔ وہ ہر وقت نگاہ رکھا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی خیر اے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (حضور پرنور رضی عنہ)

۵۔ مکتوب شریف

از لاہور

۱۹ر نومبر ۱۹۶۴

اللہ کے پیارے!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ!! محبت نامہ آپ کا مل گیا ہے۔ رحمت وبرکت والا۔ سب اللہ والے آپ صاحبوں کے لئے دعائے خیر کر رہے ہیں اور دائمی دعا ہو رہی ہے۔ اور وقتی دعا وقت وقت پر ہو رہی ہے۔

پیارو! سن لو!! پروانے کے معنی پروان چڑھ جانے کے نکلتے ہیں اور شمع کے معنی شام کے نکلتے ہیں۔ اور شام کے معنی اندھیرے کے نکلتے ہیں اندھیرے میں شمع جلائی جاتی ہے۔ اور پروانے کو دعوت دی جاتی ہے اور پروان کا رنگ چڑھایا جاتا ہے، رنگ شہودی۔ یہ ایک ایسا رنگ ہے۔ جن پر چڑھ جاتا ہے وہ رنگریز ہو جاتا ہے۔ خلوت کی صورت سے لال ہو جاتا ہے اور جلوت کی صورت سے سرخ ہو جاتا ہے۔ خلوت کے معنی اندھیرا ہے جلوت کے معنی روشنی ہے خلوت کے معنی جلنا ہے خلوت کے معنی اندھیرا ہے اندھیرے میں جلنا پروانے کا وقت ہو تو بلنا۔ جو پروانہ پروان چڑھ جاتا ہے۔ وہ بل جاتا ہے اور بل بل جاتا ہے۔ جس کا بل جل جاتا ہے وہ ولی ہو جاتا ہے۔ ولی آئے ہوئے اس لئے ہیں، دل کو نکالنے کے لئے۔ اور جس

کا ول نکلا ہوا ہو، وہ معنوں کے اعتبار سے بھی ولی ہوتا ہے۔ بہار دائمی عنایت ہو جاتی ہے ۔ گلشن میں گل لہرانے لگ جاتا ہے بلبل چہچہانے لگ جاتی ہے۔شوہ مالی آ جاتا ہے پیوند لگانے لگ جاتا ہے اور پھل لٹانے لگ جاتا ہے۔

اس لئے بزرگان دین فرماتے ہیں، بزرگان دین کتاب وشنید سے نہیں ہیں ۔کتاب وشنید بزرگان دین سے ہے، عام ،شنید کے ساتھ ہے۔ خاص کتاب کے ساتھ ہے خاص الخاص ام الکتاب کے ساتھ ہے ۔یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ام الکتاب اللہ تعالیٰ امی کو ہی عنایت کرتا ہے۔

اسی لئے بزرگان دین فرماتے ہیں ۔محبّ اپنی کوئی صورت نہیں رکھتا۔شرط محبت ہی نہیں، کہ محبّ اپنی کوئی صورت رکھے۔

صاحبو! سمندر کی حقیقت قطرہ ہے۔اور قطرے کی حقیقت سمندر ہے محبت کا ہر قطرہ ہر جمال کا بلاوہ لیکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب صاحبوں کو رحمت اور برکت کا اور بھی پہلو عطا فرمائے۔ بزرگان دین کی دعا و برکت سے

سب نور والوں اور مزمل والوں کا السلام علیکم

(حضور پرنور رضی اللہ عنہ)

٦۔ مکتوب شریف

از لاہور

۷/ دسمبر ۱۹۶۴

اللہ کے پیارے!

السلام علیکم، ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا ہے، رحمت وبرکت والا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ بزرگان دین کی دعاوبرکت سے آمین۔ سب افسران کے لئے دعائے خیر کرتے رہو۔ اوران کے مطابق بھی رہو۔

بزرگان دین نے فرمایا ہے۔ مطابق کے مطابق رہنا یہ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ مخالف کے مطابق رہنا یہ مروت ہے۔ آپ ہر وقت ذکر اور درود شریف پر پہلے سے زیادہ پہرہ رکھو۔ تلاوت قرآن پاک میں بھی آگے سے بڑھ جاؤ۔ انشاء اللہ پہلے سے زیادہ ہر مقام پر خیر وبرکت عطا ہوگی۔ اللہ کے فضل سے، بزرگان دین کی دعاوبرکت سے آمین۔ سب نور والوں اور مزمل والوں کی طرف سے سب نور والوں مزمل والوں کو السلام علیکم۔ بچوں اور بچیوں کو پیار۔

(حضور پرنور رضی اللہ عنہ)

۷۔ مکتوب وجواب مکتوب شریف

مکتوب

ازکراچی

۱۵/دسمبر ۱۹۶۵

۔ حضور پر نور شمس العارفین سراج السالکین ،مصدر رفیض وکرم ،نجم الھدیٰ سرتاج اولیاء حضرت نور والے!

السلام علیکم !ورحمتہ اللہ وبرکاۃ !میں ان دنوں انتہائی مصائب وآلام میں پھنسا ہوا ہوں ۔آپ سے جو تعلق ہوا ہے ۔میرے گھر کے جملہ افراد اور دیگر رشتہ داروں نے حسد کرنا شروع کردیا ہے وہ کسی سے عمل کرواتے رہتے ہیں ۔جادووغیرہ کا۔مجھے تکلیف پہنچانے کے درپے ہیں ۔میں بہت مجبور ہوں اس کا حل عطافرمایا جائے۔اورخصوصی دعا کی جاوے۔نوازش ہوگی

ناچیز محمد خاں کراچی

جواب نامہ

آستانہ قادری، نور والوں کا ڈیرہ پاک

انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور

۲۲ر دسمبر ۱۹۶۵ء

اللہ کے پیارے محمد خاں صاحب!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا ہے، رحمت وبرکت والا پیارے! انسان کی اپنی تجویز مشقت میں ڈالتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا مشقت سے پاک کرتی ہے۔ مزید یہ بات بھی دھیان میں رہے۔ کہ تقدیر ہر سبب کیساتھ وابستہ ہے جو سبب سے گزر جاتا ہے۔ تقدیر اس کے تابع ہو جاتی ہے۔

پیارے! یہ جو ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ ہر ایک انسان کے پیش نظر ہر وقت دو رخ رہتے ہیں۔ مطابق اور غیر مطابق۔ غیر مطابق کو غیر مطابق جاننا یہ مشقت کی علامت ہے۔ اللہ والے ہر مقام پر قبض کو بھی منجانب اللہ جانتے ہیں اور بسط کو بھی منجانب اللہ جانتے ہیں۔ جو انسان ہر مقام پر رضائے الٰہی کو ملحوظ رکھتا ہے اس کے لئے ہر مقام پر غیر مطابق، مطابق ہو جاتا ہے۔

پیارے! دوست کے ساتھ دوستی کرنا یہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور

مخالف کے مطابق رہنا یہ مروت ہے۔اس لئے پیارے لوگ کچھ بھی کرتے رہیں۔ان کی طرف مت دیکھو۔بلکہ بزرگان دین کے اسوہ کو دیکھو۔مطابق کے مطابق رہو اور غیر مطابق پر احسان کرنے کی کوشش کرو۔اگر اس طرح رہو گے۔تو اللہ تعالیٰ کو اپنے لئے کفیل پاؤ گے۔

پیارے! آپ کو چاہیے کہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہو یا ودود، یا ودود، یا ودود، اور درود وسلام میں مصروف رہو۔اس طرح مطابق جتنے مقام ہیں وہ آپ کے مطابق ہو جائیں گے۔اور غیر مطابق جتنے مقام ہیں۔اس صورت میں آپ ان کے مطابق ہو جائیں گے۔غیر مطابق آپ کے مطابق ہو جائے گا۔اور مطابق جلوہ گری کرنے لگ جائے گا۔غیر مطابق آپ کا ساتھی بن جائے گا۔بزرگان دین کی طرف سے مسافت جاتی رہے گی۔قرب کی نعمت عطا ہو جائے گی۔دوری دور ہو جائے گی۔حضور کا مقام عطا ہو جائے گا۔

پیارے! جس وقت غیر صورت نظر آئے تو یہ پڑھا کرو بلھے شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں

اک واجب شرط ادب دی اے
ہر گھر وچہ صورت رب دی اے
کتے ظاہر کتے چھپیندی اے
منہ آئی بات نہ رہندی اے

پیارے! جو دیکھ رہے ہو، یہ سب صورتیں اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہیں کسی غیر کی طرف سے نہیں ہیں ۔غیر جاننے والے کو غیر نظر آنے لگ جاتا ہے۔عارف فرماتے ہیں۔

دوئی دور کرو کوئی ہور نہیں
سب سادھ دیکھ کوئی چور نہیں

حضرت بلھے شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔

بلھیا شوہ دے باجوں ککھ نہیں
پر ویکھن والی اکھ نہیں

اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے۔ بزرگان دین کی دعاو برکت سے آمین ثم آمین۔

۸۔ مکتوب شریف

مکتوب

چک پاویار، پی اوڈبلیو 13036

کیمپ 41/A۔انڈیا

محسن ومعلم وتسکین جان بے کساں!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! پیشتر ازیں ایک عریضہ حضور کی خدمت اقدس میں لکھا تھا۔لیکن ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ ویسے تو حضور کی یاد

مبارک ہمیشہ گوشہ قلب میں رونق افروز رہتی ہے لیکن پھر بھی حضور کی طرف سے تحریر فرمودہ چند الفاظ اس قید و بند کی تاریک امتحانی گھڑیوں میں میرے لئے روحانی ارتقاء کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور آپ کی دعاؤں سے میرے دل کے تاریک گوشے چمک اٹھیں گے اور میرے لئے منزل کی طرف چلنا آسان ہو جائیگا۔

اے بحرِ عرفان کے شناور! اس بے کس مسافر کی طرف بھی ایک نگاہ کرم فرمایئے جسے حوادث کے تھپیڑوں نے شل کر دیا ہے اور کنارے کا ابھی کوئی پتہ نہیں۔ یہ شکایت نہیں فریاد ہے۔ یہ بندہ حقیر اور اس کے تمام ساتھی راضی برضائے الٰہی ہیں۔ اور حق کے لئے سینہ سپر ہیں۔ خداوند کریم ہم سب کو حوصلہ اور چین عطا فرمائے آمین

سب بزرگان دین کی خدمت میں سلام

طالب دعا

محمد رشید

جواب مکتوب

اللہ کے پیارے حضرت محمد رشید صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا، رحمت و برکت کا پیغام پہنچا۔سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے،سب کیلئے ہر وقت ذکر کرتے رہو، یاوددود۔اور درود پاک میں مصروف رہو۔اس میں اللہ تعالیٰ نے دین ودنیا کی کامیابی رکھی ہوئی ہے ذکر زبان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔درود پاک دل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اللہ کے پیارے رشید صاحب! حقیقت یہ ہے، کہ قبض کو منجانب اللہ جاننا چاہیے اسی لئے فرمان ربی ہے وَمَا اَصَابُ مِنۡ مُصِیۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰه مگر یاد رکھو! مصائب وآلام کے وقت انسان کے گوشے گوشے میں حقیقت کی رنگینیاں جلوہ گری کرنے لگ جاتی ہیں۔خلوت بھی منور ہوجاتی ہے اور جلوت بھی منور ہوجاتی ہے۔کسی انسان کا قصور سمجھا جائے تو شرک لازم ہوجاتا ہے منجانب اللہ سمجھا جائے ،تو معیت حق کی بدولت صبروشکر کی توفیق ہوتی رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کے مصائب وآلام کو راحت سے بدل دیگا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگان دین کی دعاوبرکت سے، آمین ۔سب نور والوں کی طرف سے سلام بچوں کو پیار۔

۹۔ مکتوب شریف

مکتوب

از بہاولپور

۱۸؍جون ۱۹۶۳ء

حضور پرنور!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ محبت کی نہیں جاتی، محبت ہو جاتی ہے۔

محبت کی دنیا میں سب کچھ حسیں ہے
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
ٹھاکر دیکھے، پنڈت دیکھے
خادم دیکھے، مخدوم بھی دیکھے
مالک دیکھے، نوکر دیکھے
پیر ،وزیر ،امیر بھی دیکھے
تجھ سا صادق دوست نہ دیکھا
تجھ سا صادق القول نہ دیکھا
فضل حق، فضل محمد، فضل دین

1۔ حضور! پاکستان بھر کے تمام شہروں میں کرنٹ عام مل رہا ہے کنکشن وافر عطا ہو رہے ہیں۔ حضور کے فیض وکرم سے مجھے بھی ایک کنکشن درکار ہے

عطا ہو۔ آقا نور والے ہیں نور والوں سے نور ہی ملتا ہے۔ اب حال پر انعام و اکرام کی لوٹ ہو رہی ہے۔

2۔　حضور منافق اور مومن کے عمل سے خلق خدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

3۔　حضور کامل تقویٰ کے حصول کے کون سے اصول ہیں؟

4۔　میرے آقا! آخر میں عرض ہے کہ مجھے ہر دنیوی کام میں ناکامی ہو رہی ہے اس کا حل ارشاد فرمائیں؟

میرے مولا! آپ کی سخاوت، آپ کی کرم نوازی، آپ کی پناہ گیری اور دستگیری آپ کی فیاضی کو دیکھ کر یہ روسیاہ بھی دست طلب بڑھانے کی جسارت کر رہا ہے۔ خدارا مجھے اپنے در کریمی سے ٹھکرایئے نہیں۔ بزرگان دین کے صدقے مخبین کے صدقے نور والوں کے صدقے میں کرم کی ایک بوند اور نور کا کنکشن عطا ہو۔

اہل ڈیرہ پاک کو سلام و نیاز!
فضل کا متلاشی
شیخ عبداللہ

جواب نامہ

۹۲/۸۶ھ

یاودود

ازلاہور (آستانہ قادریہ نوروالوں کاڈیرہ پاک)

۲۱رجون ۱۹۶۳ء

اللہ کے پیارے حضرت شیخ عبداللہ صاحب!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپکا مل گیاہے، رحمت وبرکت والا کیافرماتے ہیں بزرگان دین، نور کے کرنٹ کے متعلق؟

کرنٹ کل: حضرت سیدنا آدم علیہ اسلام کو سبھی لوگ جانتے اور پیغمبر خدا سمجھتے ہیں لیکن کس حیثیت سے؟ اس حیثیت سے کہ آدمؑ ایک بندے کانام ہے لہٰذا ہم آدمؑ سے ہیں۔ تو آدمؑ ہم جیسے ہوئے۔ اس لئے کرنٹ جڑتانہیں ہے۔

یادرکھیئے! حقیقتاً آدمؑ، اللہ کی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پسند ہی کانام آدمؑ ہے۔ جس نے آدمؑ کو پسند کیا۔ وہی اللہ تعالیٰ کاپسندیدہ عبدہوگیا۔ جس نے آدمؑ کو پسند نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو پسند نہ کیا۔ اورقرآن پاک میں اس نقشہ حال کو بالوضاحت ارشادفرمایاگیاہے بس یادرکھیئے۔ جوصاحب اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ عبدکو پسند کرتاہے۔ اسے کنکشن مل جاتاہے۔

کنکشن کی صورتیں: انسان کا منشا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے پاک رہنا۔ اور محبوب ﷺ کیلئے باوضو رہنا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنا اور محبوب ﷺ کی اتباع کرنا ہر آن میں اور ہر شان میں۔

بزرگان دین کا منشا: اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنا اور مخلوق خدا کو واصل باللہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا منشا: محبوب ﷺ کی صفت وثنا کرنا۔

صاحبو! یہ کرنٹ کل کے تین بلب ہیں ان کی حقیقت پسند ہے۔ جو صاحب غرض وغایت سے پاک ہو کر خلق خدا سے معاملہ کرے گا۔ اور محبوب ﷺ کی اطاعت واتباع میں اپنی زندگی کو رنگے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرے گا۔ اور اس کے نام کو بلند کرے گا۔ اور محبوب ﷺ پر درود وسلام پڑھتا رہے گا۔ اور اپنے اس عمل پر مودۃ فی القربیٰ کو شاہد بنائے گا۔ اس صاحب کی پسند، عباد صالحین کی پسند ہوگی۔ اس طرح ہر حال میں معیت خداوندی اس کے شامل حال رہے گی۔ نور کا کنکشن مل جائے گا۔ اور نور والوں سے کرنٹ پہنچتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے اپنی رحمت سے آمین۔

2۔ منافق کے معنی نفاق ڈالنے والا اور مومن کے معنی میل کروانے والا۔ اگر ایمان دار میں نفاق کی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ جس سے مخلوق

خدا میں بگاڑ اور فساد کا اندیشہ ہو تو ایسا شخص اپنے ایمان کی شمع گل کر کے منافقین کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے

مومن ہر مقام پر صلح کا پیامبر ہوتا ہے۔ اخوت و مودت سے رہنا یہ اسلامی تعلیمات کا ایک جزو ہے ۔اور ایک جزو ایسا ہے جس سے عظمت اسلام بالا ہوتی ہے اور اس سے مخلوق خدا کو امن نصیب ہوتا ہے اور منافق بگاڑ اور فساد کو دعوت دیتا ہے ۔اور بالآخر اس کا نتیجہ مکمل تباہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے ہر عمل سے ہر انسان کو محفوظ رکھے ۔جس سے خلق خدا کو نقصان پہنچے آمین ثم آمین۔

مقام غور: اگر انسان کے وجود سے مقام خوف چلا جائے ۔تو اس کی فوقیت مفقود ہو جاتی ہے ۔ یہ نفاق کے دخول کی راہ ہے ۔اور یہ مقام انسانیت کیلئے خطرناک مقام ہوتا ہے ۔اس لئے جن مقاموں پر نفاق کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو ۔فوراً اس مقام سے بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی گزر جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ ایسے عمل کو مطلقاً پسند نہیں فرماتے بزرگان دین وملت خود بھی اس سے اجتناب کرتے ہیں اور عوام الناس کو بھی ان تمام مقاموں سے اجتناب کا امر کرتے رہتے ہیں۔

یاد رکھیئے ! نفاق ایک عادت ہے جو رفتہ رفتہ طبیعت بن جاتی ہے۔ اس لئے اس مقام پر یہ بات ذہن میں رکھیے ۔کہ عادت کے بدل جانے

کا امکان ہے۔طبیعت کے بدل جانے کا احتمال تک نہیں ۔اس لئے سب دوستوں کو چاہیے۔کہ بری عادتوں سے دور رہیں اور نور والی عادتوں کو اپنا ئیں ۔اگر کسی دوست میں کوئی بری عادت ہو،تو وہ کسی ولی اللہ کی تلاش میں رہے۔ جونہی کسی ولی اللہ کامل سے شرف باریابی ہوگا۔تو وہ ولی اس کی پہلی عادات کو نیک عادات میں بدل دے گا۔اللہ کے فضل سے۔جس طرح پودے کے پیوند کرنے سے اس کی پہلی صورت بدل جاتی ہیں۔

3۔ کامل تقویٰ: بزرگان دین مندرجہ ذیل اعمال کو کامل تقویٰ کے اصول فرماتے ہیں جو صاحب ان پر صدق دل سے کار بند ہوجائیگا۔متقی ہوجائے گا۔اور متقیوں کی صف میں شمار ہوگا اس جہان اور اس جہان میں۔

☆غیبت منع ہے ☆گمان نیک رکھو ☆فحش کلامی سے بچو ☆اپنی نظر کی حفاظت کرو ☆زبان کو صفت وثنا اور درود وسلام میں مصروف رکھو

☆اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو ☆مال اہل توکل کی نظر کرو۔کیونکہ وہ صاحب نظر ہے ☆بلند مرتبہ کے ساتھ اپنی مرضی اور خود غرضی سے رہنا اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے۔ ☆نماز بزرگان دین کیساتھ ادا کرنا یہ عمل اولیٰ ہے

☆اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننا اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرنا یہ مومن کی شان ہے۔

4۔ ناکامی کا حل: بزرگانِ دین کی نگاہ میں

لوسنو! اللہ کے پیارو!! اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ جس صاحب کو دنیوی امور میں ناکامی نظر آتی ہو۔ تو وہ وضو کامل کرے۔ پھر اکل طعام کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے۔ مزید کھانے کی کسی بھی شے کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جو بھی چیز اس کے قبضہ میں ہو۔ اسے قطعاً ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ انشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ تنگی کا مقام فراخی میں بدل جائیگا۔

ایک بات ہر انسان کو ضرور دھیان میں رکھنی چاہیے۔ کہ اپنی کمائی سے اللہ تعالیٰ کے نام کا حصہ برابر نکالتا رہے اور خلق خدا پر انفاق کرتا رہے اور صاحب امر کے تابع رہے۔ جو صاحب جتنا زیادہ حصہ راہ خدا میں صرف کریگا۔ اتنی ہی زیادہ خیر و برکت عنایت ہوگی، دنیا و آخرت میں۔

اس سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے اور دین و دنیا کی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فضل و کرم کرے۔ قرب کا شرف عطا کرے اور دوری سے دور رکھے آمین ثم آمین۔

محبّ الفقراء

حضرت نوروالے

۱۰۔ مکتوب شریف

مکتوب

چک نمبر ۵۰۷ گ ب ماموں کانجن

۱۸ رفروری ۱۹۶۶ء

حضور پرنور غوث الاعظم داتا اعلیٰ حضرت فضل شاہ صاحب قطب عالم مدظلہ، العالی!

السلام علیکم ! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ ! جہاں دیکھا، آگے دیکھا۔ جہاں گئے وہاں پایا۔ نور والے نور والے۔ حضور پرنور کی دعا وبرکت اور صدقہ بزرگان دین، اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ حضور! ایک مشاہدہ دیکھا ہے۔ اس کی توضیح فرمائی جائے۔

1۔ مشاہدہ:۔ ایک بہت بڑا اژدھا میری ٹانگوں میں آگے کو پھن نکالے بیٹھا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا نہیں۔ ایک اور شخص دیوار کے پاس کھڑا ہے اس نے دو سانپ چھوڑے۔ جو دیوار پر جمے نظر آئے۔ میں نے اسے منع کیا۔ کہ جانے دو میرا سانپ اس تاک میں ہے چنانچہ وہ باز نہ آیا۔ جونہی وہ سانپ میرے سامنے زمین پر آئے۔ میرے سانپ نے ایک ہی جست میں نگل لئے۔ پھر میں نے اسے کہا۔ کیوں تجھے نہیں کہا تھا کہ ایسا مت کرو۔

2۔ حضور! نفس کس مقام پر گھبراتا ہے؟ مکمل وضاحت فرمائیں؟

3۔ الصلوۃ معراج المومنین :۔ ارشاد محبوب باری ﷺ ہے۔

نماز کن ارکان کی ادائیگی سے معراج المومنین کی مصداق ہے؟ کرم کریں تاں بخشیا جانواں، فضل کریں تاں چھٹکارا پاواں۔

حضور کا غلام

صوفی غلام محمد

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول

چک نمبر ۷۰ ماموں کانجن، لائل پور

جواب مکتوب

آستانہ قادریہ نوروالوں کا ڈیرہ پاک لاہور

۲۲ رفروری ۱۹۶۶ء

اللہ کے پیارے حضرت صوفی غلام محمد صاحب!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! پیغام رحمت وبرکت کا پہنچا۔

☆ لو! پیارو!! مبارک ہو آپ کو!!! آپ کو اللہ تعالیٰ نے سواری عنایت فرمائی۔ اژدھا جو دیکھا، وہ آپ کی سواری ہے۔ آپ کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا، کہ وہ بلائے نوش ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بزرگان دین کو جب

سواری عطا فرماتا ہے ۔تواژدھا کی سواری ہوتی ہے ضرر والے جتنے مقام آتے ہیں۔ذاتی یا تمامی مخلوق کے لئے اس سواری کے سامنے اور سواری کے احاطہ میں تمام چیزیں معدوم ہو جاتی ہیں ۔اسی واسطے اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقہ میں بلاؤں وباؤں کو دفع کرتا رہتا ہے۔جس طرح حضور پرنور ﷺ کی شان میں ہے ۔دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالام :۔ کہ محبوب کی بدولت بلاؤں کو دفع کیا جاتا ہے ۔وباؤں کو دفع کیا جاتا ہے ۔قحط کو رفع کیا جاتا ہے ۔مرض اور دردوآلام کو رحمت کا مقام عطا کیا جاتا ہے۔ یہ محبوب ﷺ کے مقامات اسی سواری سے متعلق ہیں ۔یہ مقامات محبوب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے عطا کئے ہیں۔

☆ نفس زہد میں نہیں گھبراتا ،تقویٰ میں نہیں گھبراتا ،سخاوت میں نہیں گھبراتا ،نفس زہد وتقویٰ کے کسی مقام پر نہیں گھبراتا ،مگر رضا اور خدمت خلق سے کوسوں دور بھاگتا ہے ۔ رضا کو اپنے لئے قبول نہیں کرتا ۔نفس جونہی رضائے الٰہی کے تابع اور خدمت خلق پر کمر بستہ ہو جاتا ہے۔اسکی فی الفور مار گزیں کی عادات فوائد میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور نفس امارہ سے تبدیل ہو کر نفس لوامہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے رضا کا شاہد ،رضا بالقضا کا ثبوت پہنچ جاتا ہے ۔تو نفس لوامہ سے تبدیل ہو کر نفس مطمئنہ کا خطاب پا جاتا ہے ۔اور مقام اطہر کا انعام پاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے والا اور

نعمتوں کو لوٹنے والا، اور تقسیم کرنے والا ہو جاتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ اللہ کا پیارا جہاں بھی رہے، اللہ کا فضل اس کے شامل حال رہتا ہے۔ صاحبو! یاد رکھیئے! کہ نفس کے لئے رضا تکبیر ہے۔ نفس تجویز سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور طیب ہو جاتا ہے۔ صاحبو! نفس کا دو شاہد کے تابع رہنا جنت کا بلاوا ہے۔ شاہد کون؟ خوف ورضا۔ جنت ایک دعویٰ ہے خوف ورضا شاہد ہیں۔ خوف ورضا میں مومن کی خوشنودی پنہاں ہے۔ مومن ہر مقام پر توبہ کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ توبہ کلید الاعمال ہے بزرگان دین فرماتے ہیں۔

توبہ کرنے کے بعد عمل کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کنوئیں میں اگر کوئی چیز یا جانور گر جائے۔ تو کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے چاہے کتنی بھی شرائط کی جائیں کنواں پاک نہیں ہوتا۔ جب تک اندر گری ہوئی چیز باہر نہ نکالی جائے۔ اس کے بعد فقہ کے مطابق پانی وغیرہ نکالا جائے۔ تو پھر کنواں پاک ہوگا۔

☆ نماز کے دو رکن ہیں۔

پہلا رکن:۔ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔

دوسرا رکن:۔ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

پہلا رکن:۔ ایمان ہے دوسرا رکن ایقان ہے۔ یاد رکھو، یہ دونوں رکن پاکی سے تعلق رکھتے ہیں۔

پہلا رکن ایمان:۔ اتنا زبردست ایمان ہو جتنا محبّ کا ایمان ہوتا ہے کیونکہ محبّ، محبوب کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور محبوب محبّ کو دیکھ رہا ہوتا ہے یہ ایمان کامل کی علامت ہے۔

دوسرا رکن ایقان:۔ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ ایک ہے اور جسے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہوتا ہے وہ بھی ایک ہے۔ اس لئے جس صاحب کا ایمان، ایقان ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونا، اللہ تعالیٰ سے پاک رہنے سے ہی ممکن ہے اور اس کی شہادت حال پر اپنے عمل سے ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پاک رہنا، یہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی سے پاک رہنا ہے۔

جو صاحب پاک ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جماعت فرشتوں کی جماعت ہے۔ محبوب ﷺ کی جماعت عبودیت کی جماعت ہے عبودیت کی جماعت میں مانوس ہونا محبوب ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے سے ممکن ہے جلوت کی صورت سے، اور خلوت کی صورت سے محبوب ﷺ سے باوضو رہنے سے ہے۔

پس محبّ پر واجب ہوا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے پاک رہے، اور محبوب ﷺ سے باوضو رہے ذکر الٰہی اور درود شریف کو جاری وساری رکھے۔ اس طرح محبّ ایمان اور ایقان کی حلاوت سے مشرف ہو سکے گا۔ جب ایمان

وایقان کی نعمت میسر ہو جائیگی ۔تو پھر اس کی نماز معراج المومنین کی مصداق ہو جائے گی۔

سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں انشاء اللہ۔ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے۔ اس سے بھی زیادہ بلندی درجات عطا ہوں۔

آمین ثم آمین

ا۔خواب وتعبیر خواب

۸۶ء

خواب نامہ

گوجرانوالا

حضور پرنور مصدر فیض وکرم!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! حضور، میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو پیش خدمت ہے۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک کنستر گوشت کا بھرا ہوا ہے اور وہ گوشت انسان کا تھا۔اس کا مجھے ہی علم تھا۔کہ یہ انسانی گوشت ہے۔ اتنے میں دو شخص آئے۔وہ بھی پان بیچتے ہیں۔اور ہم بھی ان سے پان لے کر بیچتے ہیں۔ان دونوں نے پان سمجھ کر اس کنستر میں ہاتھ مارا۔اور ان کو معلوم ہوگیا، کہ یہ انسان کا گوشت ہے۔وہ دیکھ کر دونوں بھاگ گئے۔ان کا کوئی پتہ نہیں کہ کہاں چلے گئے۔اس کے بعد میرا ایک بھائی بیٹھک میں گیا۔اس میں سے بکرے کا گوشت سمجھ کر چوری نکال لایا۔جس وقت وہ اندر لایا۔اس نے دیکھا، کہ یہ تو انسانی گوشت ہے اس نے نالی میں پھینک دیا۔اور وہ تمام گوشت نالے میں بہہ گیا۔اس کے بعد ایک عورت برقعہ والی آئی۔وہ کہنے لگی میرا آدمی بھاگ گیا ہے۔اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔اور جو گوشت کنستر میں تھا وہ مسلمان کا نہیں تھا، وہ چوڑھے کا تھا۔جس وقت وہ نالے میں پھینکا گیا۔تو

وہ کنستر جب تک گوشت اس میں پڑا رہا وہ ٹوٹا ہوا تھا اور جب خالی ہو گیا تو وہ ثابت ہو گیا اس کے بعد آنکھ کھل گئی اس وقت صبح کے چار بجے تھے۔ حضور اس خواب کی تعبیر عطا فرمائی جاوے۔

آپ کا خادم
بی۔اے۔فاضلی

تعبیر خواب

آستانہ قادری، نور والوں کا ڈیرہ پاک

لاہور

اللہ کے پیارے بی۔اے۔فاضلی

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! خواب نامہ بزرگان دین کے دربار پاک میں پہنچا۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔ جس سے آپ پان لے کر بیچتے تھے۔ حقیقتاً وہ پان نہیں بیچتے، انسان کا گوشت بیچتے تھے۔ اس مصیبت میں وہ مبتلا ہیں حال پر، اگر وہ توبہ کر لیں، تو آئندہ کے لئے انہیں معاف کر دیا جائیگا۔

حقیقت کیا ہے؟ جو سودا بھی کیا جائے، اس کی وحدانیت کی جانی چاہیے۔ اگر وحدانیت نہ کی جائے تو وہ ناحق ہے۔ وحدانیت کی جائے تو حق ہے۔ اسی انسان کے گوشت کو وہ پان ہی سمجھ کر کنستر میں ہاتھ مارتے رہتے ہیں

آپ کو اس حال پر کیا کرنا چاہیے۔ پان کو بہت کم منافع پر فروخت کرنا چاہیے ادھار کسی کو نہیں دینا چاہیے۔ نقد سودا کرنا چاہیے۔ اپنے اس بھائی سے محتاط رہنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ وہ انسان کا گوشت بکرے کا گوشت سمجھ کر چوری کر لیتا ہے۔

جب اسے انسان کے گوشت کا پتہ چلتا ہے۔ تو وہ اسے نالی میں پھینک دیتا ہے آپ کے پاس جو گوشت تھا۔ حقیقتاً وہ بکرے کا گوشت تھا۔ اس نے انسان کا گوشت سمجھ کر پھینک دیا۔ اس لئے آپ نے بھی بکرے کے گوشت کو انسان کا گوشت سمجھ کر پھینک دیا۔ اس لئے آپ کو کوئی عمل ان کی صورت سے نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کا عمل حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے عمل کی حقیقی صورت ہے۔ ان کا خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ یہ حق ہے مثلاً ایک انسان شراب پیتا ہے اس کے ساتھ شراب نہیں پینی چاہیے۔ بلکہ اس کا بازو مضبوطی سے پکڑے رکھنا چاہیے۔ ایک دن ایسا ہوگا۔ کہ وہ شراب ہمیشہ کیلئے چھوڑ جائے گا۔

یہ بھی سن لو! ناجائز گوشت جب تک رہے، اور جہاں رہے، وہ برتن ٹوٹا ہوا ہوتا ہے۔ جب وہ برتن ناجائز گوشت سے خالی ہو جائے۔ تو وہ برتن ثابت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگان دین کی دعا و برکت سے آمین۔

۲۔خواب وتعبیر

خواب نامہ

محترمہ ح۔ن۔ب صاحبہ کراچی

مورخہ ۲۹/نومبر ۱۹۷۱ء

قبلہ معظم دام شفقتکم!

بعداز تسلیمات! عقیدت مندانہ عرض ہے۔کہ حضور کا شفقت نامہ ملا۔دل کو خوشی اور اطمینان ہوا۔دعا ہے، کہ پروردگار عالم ان مہربانیوں کیلئے مجھے شکر گزار بننے کی توفیق عطافرمائے آمین۔ بزرگان دین سے بھی التجا ہے، کہ میرے لئے دعافرمائی جائے۔

کل ہی ۹ شوال کو ایک خواب دیکھا۔یہ خواب اس سے پہلے دو تین مرتبہ نظر آیا تھا۔لیکن کل والے خواب میں ایک نئی بات ذہن میں سوال بن کر ٹھٹک رہی ہے۔اس لئے حضور سے اس کا مطلب پوچھ رہی ہوں۔

☆ میرے پاس دو شیر پٹے دار ہوتے ہیں۔ایک پر میں سوار ہوتی ہوں اور دوسرے کی پیٹھ پر سیدھا ہاتھ ہوتا ہے۔یہ دونوں مجھے لے کر ایک مینار پر چڑھتے ہیں۔مینار کی اوپر والی بارہ دری پر پہنچ کر میں اتر جاتی ہوں۔تو یہ دونوں زینے کی دونوں طرف محافظوں کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔بارہ دری میں سفید فرش ہوتا ہے گاؤ تکیئے لگے ہوتے ہیں۔وہاں چار خواتین میری ہم

لباس ہوتی ہیں۔ جو سفید ہے۔ میں وہاں دو رکعت نفل پڑھتی ہوں۔ جب نماز ختم ہوتی ہے تو آسمان سے پانچ کشتیاں (ٹرے) اترتی ہیں اور ہم پانچوں کے سامنے ایک ایک رکھی جاتی ہے۔ ان میں پھل ہوتے ہیں۔ میں اپنے پھلوں میں سے کوئی ایک پھل شیروں کو بھی دیتی ہوں۔ اور کھاتی بھی ہوں۔ پھر یہ کشتیاں چلی جاتی ہیں۔

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰؓ نے اسی خواب میں مجھے مبارک باد بھی دی کہ یہ مقام و مرتبہ تمہیں مبارک ہو۔

☆ کل پھر یہی خواب دیکھا، غور کیا تو معلوم ہوا، کہ وہ چار خواتین میری لباس ہی نہیں۔ بلکہ ہم شکل بھی ہیں اور وہی کرتی ہیں۔ جو میں کرتی ہوں سوائے شیروں کو پھل دینے کے، اس کے علاوہ کل کے خواب میں جو کشتیاں آئی تھیں ان میں پھلوں کے علاوہ دو بلوریں گلاس بھی رکھے ہوئے تھے۔ ایک میں پانی تھا، ایک میں پھلوں کا رس۔ پانی اس قدر مزیدار تھا، کہ ہم پی پی کر ہونٹ چاٹ رہے تھے، اور پھلوں کا رس بھی نہایت لذیذ تھا۔

اس مرتبہ بھی جب کشتیاں چلی گئیں۔ تو ام المومنینؓ کی حضوری نصیب ہوئی۔ بی بی خدیجہ الکبریٰؓ یکدم نمودار ہوئیں۔ میں حسب دستور "میری بی بی" کہہ کر قدم چومنے لپکی۔ تو بی بی جی نے مجھے اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا۔ میں تمہیں مبارک باد دینے آئی ہوں۔ کہ زندگی میں تمہیں آب

کوثر پلوایا گیا۔ میرے ساتھ وہ چار شبیہیں بھی بی بی جی سے آ کر لپٹ گئیں اور آنکھ کھل گئی۔

تعبیر خواب

بیٹی ح، ن، ب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ!

☆ آپ جس شیر پر سوار ہوئیں۔ وہ نفس کی سواری ہے جس طرح شیر کی عادت ان موڑ ہے۔ اسی طرح نفس کی عادت ان موڑ ہے۔ اسی لئے اس کو نفس امارہ کہتے ہیں۔ شکریہ ادا کرو کہ آپ کو نفس کی سواری کا بزرگان دین کی بدولت شرف عطا فرمایا۔

دوسرا شیر یہ بزرگان دین کی معیت ہے۔ جو معیت میں حال پر رہتے ہیں انسان، ان کی حفاظت کیلئے بشکل وصورت شیر رکھا جاتا ہے

باقی نمبر ا، نماز پڑھنے تک، سن لو! دو رکعت نفل جو پڑھے گئے حال پر، وہ حقیقتاً قول کی صورت میں شکریہ ادا ہو رہا ہے۔ آپ جس وقت بھی نفل پڑھیں، زیادہ تر سورۃ اخلاص پڑھنی چاہیے۔

☆ پانچ کشتیاں:۔ سن لو! چار خواتین جو آپ نے دیکھیں، اور پانچویں آپ، اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ سوا سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کے پانچ ختم کرانے چاہیں۔ پھر وہ آپ کی صورت کی چار خواتین ہوں گی۔ اور عمل سے حق

ادا ہوگا۔ پانچ مرتبہ، یہ عمل کی صورت سے اور قول کی صورت سے حق ادا ہو جائے گا۔

دو بلوریں گلاس :۔ یہ سن لو! ایک گلاس میں آب کوثر اور دوسرے میں شراباً طہورا تھی حقیقتاً پھلوں کے رس کو ہی شراباً طہورا کہا جاتا ہے۔ حضرت بی بی خدیجہ الکبریٰؓ جو آپ کو ملیں، مبارک باد دی، سینہ سے لگایا۔ یہ بزرگان دین کی طرف سے آپ کو شرف عطا فرمایا گیا ہے۔ سن لو! قول کی صورت لباس ہے شکل وصورت (مشابہ ہونا) وہ اعمال کی صورت ہے۔ پانچ مرتبہ آیت کریمہ کا ختم کرانے سے قول کا شکریہ بھی ادا ہو جائے گا اور اعمال کا شکریہ بھی ادا ہو جائے گا یہ بڑی مبارک خواب آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ بزرگان دین کی دعا و برکت سے آمین۔

۳۔ خواب و تعبیر

خواب نامہ

۸۶/۹۲ے

D۴/۱۱ فیڈرل بی ایریا
کراچی نمبر ۳۸
۱۸/۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء

حضرت قبلہ دام شفقتکم!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! تسلیمات! عقیدت مندانہ عرض ہے۔ میں حضور پرنور کو ایک خواب کہنا چاہتی تھی، لیکن کراچی میں اس کا موقع نہ ملا۔ اب تحریر کر رہی ہوں۔

خواب! میں نے دیکھا، کہ میں روضہ پاک رسول ﷺ کے پاس حاضر ہوں کمرہ اقدس میں حبیب پاکؐ بہت ہی شاندار تخت پر جلوہ فرما ہیں (جس کا بیان الفاظ میں ناممکن ہے) سامنے چند حضرات تشریف فرما ہیں سیدھے ہاتھ پر ایک خاتون جلوہ فرما ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں "حضرت علیؓ اب تک نہیں آئے۔ حضرت علی کو دیر ہوگئی ہے" یہ الفاظ زبان مبارک پر ہی تھے۔ کہ حضرت علیؓ داخل حجرۂ مبارک ہوتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ دیر کی وجہ پوچھتے ہیں جواب میں حضرت علیؓ نے کچھ فرمایا۔ جو میری سمجھ میں نہ آسکا۔ پھر

رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں "باہر کون ہے" حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، ایک پاکستانی عورت کھڑی ہے ارشاد ہوا "اسے اندر بلالو" دراقدس کھلا اور مجھے اندر آنے کا اشارہ ہوا۔ میں تخت مبارک سے کچھ فاصلہ پر دست بستہ سرخم کر کے کھڑی ہوگئی۔ اب حضور پاک ﷺ حاضرین کی طرف مخاطب ہوئے۔ پہلے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ پاکستان کیلئے کیا کر رہے ہیں؟ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں افواج پاکستان کی طرف جاؤں گا۔ اور اس وقت تک ان کی مدد کروں گا۔ جب تک انہیں فتح نہ ہو جائے۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، آپؓ پاکستان کے لئے کیا کریں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں اس انجمن کی طرف جاؤں گا۔ جو پاکستان کا قانون بنا رہی ہے۔ میں اسلامی آئین بنانے میں ان کی رہبری کروں گا۔ پھر حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرماتے ہیں۔ آپ پاکستان کے لئے کیا کریں گے حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں میں اہل پاکستان کی طرف جاؤں گا۔ انہیں وعظ نصیحت کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں۔ پھر حبیبِ خدا اپنے بالکل قریب تشریف فرما حضرات سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ حسنؓ و حسینؓ آپ پاکستان کے لئے کیا کریں گے؟ امامینؓ فرماتے ہیں ہم جامعات پاکستان کی طرف جائیں گے اور نوجوانوں کی رہبری کریں گے اور سیدھے راستے کی تلقین کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر چلیں

پھر حضور پاک ﷺ، حضرت فاطمہؓ سے فرماتے ہیں۔ بیٹی تم پاکستان کے لئے کیا کررہی ہو؟ آپؓ فرماتی ہیں ۔یارسول اللہ ﷺ میں پاکستانی عورتوں کی طرف جاؤں گی۔انہیں نصیحت کروں گی۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں پھر یہ محفل برخاست ہوگئی۔گویاسب اپنے فرائض کیلئے روانہ ہوگئے ۔پھر میں نے تخت مبارک کوچوم لیا ۔اور اپنی باتیں عرض کیں۔دعا کی التجا کی۔زاروقطار روتی رہی۔میرے آقا! میرے مولاً نے سر پر ہاتھ پھیر کر بڑی تسلیاں اور بشارتیں دیں۔پھر آنکھ کھل گئی۔

خادمہ

حبیب النساء

تعبیر خواب

۷۸۶

آستانہ قادریہ،نوروالوں کاڈیرہ پاک

لاہور

بیٹی حبیب النساء!

السلام علیکم !ورحمتہ اللہ وبرکاۃ !خط آپ کامل گیا سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں، انشاءاللہ اور کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ فضل کرے

بزرگان دین کی دعا و برکت سے، آمین ثم آمین۔
تعبیر خواب :۔ مبارک ہو بیٹی ! آپ کو حضور پرنور ﷺ کی حضوری میں بلانے کا شرف عطا ہوا اور آپ کی زیارت کا شرف عطا ہوا حضور پرنور کے جانثاروں کی زیارت کا شرف عطا ہوا۔ جو جو جس جس جانثار کو اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا۔ اور جہاں جہاں جانثاروں کی ڈیوٹی لگائی ۔اس کے انجام میں لگ گئے ۔اور حبیب النساء کو آ گاہی کا شرف عطا ہوا۔ جو جو فرمان حضور پرنو ﷺ کے سنے ہیں ۔آئندہ کیلئے مخلوق کیلئے ،یہ سب اثرات مرتب ہوں گے۔ حال پر مرتب اگر نہ ہوں، اس حال کے بعد مستقبل پیدا ہو گا، اس میں مرتب ہوں گے ۔کیوں مرتب ہوں گے؟ یہ بات جو آپ نے سنی ہے۔ یہ کسی انسان کی بات نہیں ہے ۔یہ بات اللہ کی بات ہے۔ اور اللہ کے حبیب پاک ﷺ کی بات ہے ۔مخلوق جو حال پر ہے، یہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے احکام پر رہے ،تو حال پر ہی مرتب ہوں گے۔ اگر یہ مخلوق ،اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام سے پھر جائے ،تو اس کے بعد جو مخلوق مستقبل میں آنے والی ہے۔ اس پر مرتب ہوں گے۔ جو بات ایسی ہے جو حتمی ہے، ہو کر رہے گی

نوٹ !بیٹی یاد رکھو ! تین جانثاروں کی زیارت ہوئی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کی زیارت نہیں ہوئی۔ حضرت عثمان غنیؓ کی زیارت کیوں نہیں ہوئی ؟ جوڑنا چھوڑ دو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرتی رہو۔ پھر وہ بھی زیارت ہو گی۔

از حضور پرنور نور والے

تعبیر خواب

آستانہ قادری، نوروالوں کا ڈیرہ پاک

لاہور

بیٹی رشیدہ بی بی!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! بزرگان دین کے دربار پاک پر آپ کا خواب نامہ پہنچا۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے، بزرگان دین نے آپ کو جو لفافہ عطا کیا ہے۔ وہ دست غیب کی صورت ہے۔ حقیقت کیا ہے؟ آپ کو اب جو ملے گا وہ بزرگان دین کی دعا وبرکت سے اور اللہ کے فضل سے بغیر سبب کے ملے گا۔ جیسا کہ ثبوت موجود ہے۔ کہ خواب میں آپ کو دوصد روپے ملا خلوت میں، اور جلوت میں بھی بھائی آیا، اور دوصد روپے دے گیا۔

سن لو! آپ کو بہت بڑا انعام مل گیا ہے۔ اب ہر وقت ذکر پر پہرہ رکھو۔ اسی طرح ذکر کو جاری رکھو گی تو جو بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گا۔ ملتا تو سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لیکن عام کو سبب کی صورت سے ملتا ہے۔ جو بھی ملتا ہے۔ خاص اور خاص الخاص کو بغیر سبب کے ملتا ہے عطا جب بھی ہوتی ہے، بزرگان دین سے ہوتی ہے۔

سن لو! عام لوگوں کو دنیا کی صورت سے ملتا ہے، جو بھی ملتا ہے۔ بزرگان دین کے ساتھ جو میل جول رکھتے ہیں۔ انہیں دین کی صورت سے ملتا

ہے سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں ۔انشاءاللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگان دین کی دعا و برکت سے آمین ثم آمین۔

از حضور پرنور نو و والے

۵۔ خواب و تعبیر

خواب نامہ

آفتاب علی خاں آفریدی

کراچی

قبلہ محترم!

السلام علیکم !ورحمتہ اللہ وبرکاۃ !امید ہے حضور مع اہل وعیال ودیگر احباب، بخیر وعافیت ہوں گے۔ہم لوگ بھی اللہ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

حضور! دو ہفتے ہوئے ، مجھے خواب میں رسول پاک ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ یہ خواب اس طرح شروع ہوا۔کہ ایک خاموش جگہ میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوں جس طرح وظیفہ پڑھنے بیٹھتے ہیں ۔نظریں میری نیچے کی طرف ہیں۔ وہاں کوئی آواز نہیں ہے ۔ ایک صاحب میرے سامنے ایک ڈیڑھ گز کے فاصلے پر ٹہل رہے ہیں۔ میرے سامنے صرف دو تین گز یا ڈیڑھ دو گز سیدھے ہاتھ کی طرف جاتے ہیں ۔اور پھر واپس ہو کر ڈیڑھ دو گز بائیں

ہاتھ کی طرف جاتے ہیں۔لیکن رہتے سامنے ہی ہیں۔میری نظریں نیچی ہیں لیکن اس کے باوجود ان صاحب کے قدم اور پنڈلیاں نظر آتی ہیں۔جس سے اندازہ ہوتا ہے۔کہ وہ بہت قد آور ہیں مجھے جہاں تک نظر آتا ہے ان کی پنڈلیاں ہی نظر آتی ہیں۔گھٹنے نہیں نظر آتے۔

اس کے بعد اسی خواب میں دیکھتا ہوں میں ایک میدان کے کنارے پہنچ رہا ہوں۔وہاں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔کہ دو لائنوں میں آگے پیچھے پندرہ پندرہ یا بیس بیس آدمی کھڑے ہیں۔یعنی ہر دو لائن میں تقریباً پندرہ بیس آدمی ہیں۔میں ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کی طرف سے وہاں پہنچا ہوں دو لائنوں کے یہ سب لوگ اوپر سے نیچے تک برف کی طرح سفید ہیں۔ان لوگوں کے سامنے ایک اور صاحب ہیں۔جو ان لوگوں کے سامنے اسی طرح ٹہل رہے ہیں جس طرح میرے سامنے وہ قد آور بزرگ ٹہل رہے تھے لیکن ساتھ ساتھ ان حضرات سے کچھ فرما رہے ہیں۔کچھ سمجھا رہے ہیں۔جو میں نہیں سن سکا۔میرے وہاں پہنچنے پر ان لائنوں میں کھڑے ہوئے اور تقریر کرنے والے اصحاب نے منہ موڑ کر میری طرف دیکھا ہے۔یہ صاحب جو تقریر کر رہے ہیں۔رنگین چار خانہ کا تہبند باندھے ہیں۔اور اسی قسم کا کوئی رنگین کرتہ پہنے ہیں اس کا سانولا گندمی رنگ ہے۔اور کالی اور سفید داڑھی ہے۔ان میں وہاں کھڑا ہوں۔اور وہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔اس کے بعد

میں سنتا ہوں کہ میں بآواز بلند یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ صاحب (تقریر کرنیوالے) کون ہیں۔ اسکا جواب مجھے سیدھے ہاتھ کی طرف سے ملتا ہے۔ جب کہ میں اپنے سیدھے ہاتھ کسی کو نہیں دیکھ رہا۔ خواب میں کوئی کہتا ہے۔ "رسول پاک ﷺ ہیں" اس خواب کے بعد مجھ پر بڑی رقت اور خوشی کی رقت ہے کہ حضور پاک ﷺ کا دیدار ہو گیا۔ حضور سے یہی درخواست ہے۔ کہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ کہ سچے اور سیدھے رہنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین ثم آمین

خادم

آفتاب

تعبیر خواب

اللہ کے پیارے حضرت آفتاب علی آفریدی صاحب!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا رحمت و برکت کا پیغام پہنچا۔ آپ کے حج پر جانے کی بزرگان دین کو بہت ہی مسرت ہوئی۔ بزرگان دین آپ کے لئے بھی خیر کی دعا کر رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے بھی دعا کر رہے ہیں۔

سن لو! پیارے!! خانہ کعبہ کی زیارت یہ فرمان ربی ہے اور حکم ہے۔ حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی زیارت یہ اعمال سے متعلق ہے۔ آپ

کو دونوں مرتبے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کے درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ ہر وقت ذکر کرتے رہو۔ یاد و ورد اور درود شریف میں مصروف رہو۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔

مبارک ہو آپ کو بمع اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضور پرنور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور پرنور ﷺ کی بمعہ اصحابیوں کے کسی کسی کو زیارت نصیب ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی بڑا شرف ہے۔ کہ آپ کو خلوت کی صورت میں بھی زیارت ہوئی۔ اور جلوت کی صورت میں بھی زیارت ہوئی۔

سن لو پیارے! جس وقت آپ کے پاس ٹہل رہے تھے، اس وقت بھی حضور ﷺ ہی تھے۔ جس وقت جماعت کے سامنے ٹہل رہے تھے۔ اس وقت بھی حضور ﷺ ہی تھے۔ جب آپ کے پاس حضور ﷺ ٹہل رہے تھے۔ تو آپ کو پنڈلیاں ہی نظر آئی ہیں۔ یہ مقام خلوت ہے۔ دوبارہ جس وقت حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو وہ مقام جلوت تھا۔

سن لو پیارے! پندرہ پندرہ یا بیس بیس اللہ کے بندے جو آپ کو نظر آئے۔ وہ حضور پرنور ﷺ کے قربی اور اصحاب تھے۔ اور صحابیوں سے حضور ﷺ خطاب فرما رہے تھے۔ آپ کے سب اصحاب خلوت کی صورت سے بھی پاک تھے اور جلوت کی صورت سے بھی پاک تھے۔ جن اللہ کے بندوں کی خلوت اور جلوت پاک ہو جاتی ہے۔ وہ برف کی مانند سفید ہو جاتے

ہیں۔ بزرگان دین کے قربی کو یہی شرف ہے، کہ وہ برف کی طرح سفید ہیں۔ حال اور اعمال کے اعتبار سے۔

سن لو پیارے! خلوت اور جلوت کی زیارت کا شرف ان اللہ کے بندوں کو عطا ہوتا ہے۔ جن کا میل جول بزرگان دین سے ہو۔ اور جنہیں ان سے خالص محبت ہو۔ اور جوان کے قدم بقدم اور ان کی معیت میں ہوں۔ خلوت وجلوت کا شرف جسے بھی عطا ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ باشرف ہو جاتا ہے۔

۶۔ خواب وتعبیر خواب

خواب نامہ

وہاڑی

حضور پرنور!

السلام علیکم، ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! قبل ازیں ایک خط آپ کی خدمت اقدس میں لکھا تھا۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ جمعہ کی رات کو ایک خواب دیکھا تھا، جو پیش خدمت ہے۔

☆ خواب میں ایک جگہ جمعہ پڑھا جا رہا ہے۔ میں بھی جمعہ پڑھنے کے لئے وضو کرنے لگ گیا اور بہت دیر تک بار بار وضو کرتا رہا۔ حتیٰ کہ جماعت

کھڑی ہو کر جمعہ پڑھنے لگ گئی۔ پھر ایک رکعت بھی پڑھی جا چکی۔ میں وضو ہی کرتا رہا پھر دوسری رکعت میں امام نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہا تو میں وضو کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

☆ پھر ایک جگہ پر بس سے دو لڑکے اترے۔ ایک داڑھی مبارک والا ۱۸ سال کی عمر کا نورانی آنکھوں والا لڑکا تھا۔ دوسرا آٹھ دس سال کا بہت خوبصورت لڑکا تھا۔ عربی لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ قرآن پاک چھوٹے لڑکے نے حفظ کیا ہے، یا بڑے لڑکے نے۔ بڑے لڑکے نے بات پر جواب دینے سے پردہ ڈالا۔

☆ پھر ایک شہر کے بازار سے میں ہوتا ہوا، ایک اونچی جگہ پہنچا۔ کہ نیچے دریا بہہ رہا تھا۔ اونچائی پر پھاٹک جو کھولا۔ تو پھاٹک میرے ہاتھ میں آ گیا۔ اور میں بڑی مشکل سے گرتے گرتے بچا۔ پھاٹک سے نیچے دریا کو سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ پھر میں اسی جگہ پر چھوٹے سے باغ میں ہاتھوں سے اڑنے لگا۔ اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے چنبیلی کے سفید پھول توڑے۔ اور پھر درختوں جتنا ہی اڑتا رہا۔ پھر نیچے اتر آیا۔

☆ پھر دوسری طرف ایک عورت بیٹھی دیکھی۔ اور پھر اچانک مزار سامنے آ گیا۔ قوالی ہو رہی تھی۔ دل میں خیال آیا۔ کہ میرے پیارے مرشد بھی یہاں تشریف لائے ہوں۔ تو بڑا لطف آئے گا۔ میں مزار کی طرف گیا۔ دائیں

طرف کسی بچے کا مزار تھا۔ جس پر لفظ "خو" اور نیچے پیرزادہ یا وزیر زادہ کا لفظ تھا۔ دوسری طرف صاحب مزار تھے۔ صرف کان میں یہ آواز آئی۔ کہ یہ خواجہ کا مزار ہے اور صاحب مزار کھانڈ کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

☆ اسی خواب میں جب عربی لڑکوں دیکھا تھا۔ اس کے بعد کا ذکر ہے کہ میں نے دیکھا۔ کو میرے چہرے کا چمڑہ اکھڑ گیا ہے۔ اور چمڑہ قینچی کے ساتھ میں نے منہ سے کاٹا۔ نیچے سے اچھا نور والا چہرہ نکل آیا۔ آنکھوں سے اردگرد کا چمڑہ باریک ہونے کی وجہ سے نہ اترا۔ دوسرے گلے کے اندر سے سرخ ربڑ کی طرح کے تین چار پیڑے حلق سے اوپر تالو پر آئے۔ میں نے وہ نکال کر باہر پھینک دیئے خواب کی تعبیر عطا فرمائی جائے۔

والسلام
محمد افضل

تعبیر خواب

آستانہ قادری
نور والوں کا ڈیرہ لاہور

اللہ کے پیارے حضرت محمد افضل صاحب!

السلام علیکم، ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور

برکت کا پیغام پہنچا۔سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگان دین کی دعاوبرکت سے۔

آمین ثم آمین

☆ سن لو پیارے! اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ جمعہ کے دن کی نماز میں آپ کی حاضری ہوئی۔نماز کے دو سجدے ہیں۔ایک خلوت کا ہے اور دوسرا جلوت کا ہے۔ پہلا سجدہ قول کی صورت سے ہے۔دوسرا سجدہ اعمال کی صورت سے ہے۔آپ کی نماز قول کی صورت سے بھی اللہ کے فضل سے ادا ہوگئی ہے، اور اعمال کی صورت سے بھی ادا ہوگئی ہے۔یہ بڑی مبارک خواب ہے۔

☆ سن لو پیارے! یہ دونوں لڑکے آپ کے ہی ہیں۔چھوٹا لڑکا حافظ ہوگیا۔اور اس کو قرآن پاک حفظ کرانا چاہیے۔اور بڑا لڑکا ناظر ہوگا۔اس لئے وہ حفظ پر ہاں نہیں کرتا۔

☆ اللہ کے پیارے سن لو! حضور پرنور حضرت میاں خدابخش سرتاج اولیاءؒ کے دربار پر جب بھی جاؤ۔اس قسم کے پھول لے کر جایا کرو۔غسل کرنے کے بعد مزار پاک پر چڑھایا کرو۔پیارے پھولوں پر اڑنا یہ اولیائی کی ابتدا ہے۔جس وقت انسان کا عمل اولیٰ ہوجاتا ہے۔وہ پھولوں پر اڑنے لگ جاتا ہے۔یہ بھی سن لو! اڑنے سے مراد رفعت اور بلندی ہے۔چنبیلی کی حقیقت

پھول ہے۔ پھول کی حقیقت خوشبو ہے۔ خوشبو کی حقیقت ثمرہ ہے۔ اللہ کے فضل سے بزرگان دین کی طرف سے آپ کو ثمرہ ملے گا۔ اس میں خوشبو ہوگی اس خوشبو سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے گا۔ مبارک ہو آپ کو شکریے کے طور پر جس کے پاس جامہ نہ ہو۔ اس کو ایک جامہ سر سے لیکر پاؤں تک دے دیویں۔

☆ سن لو پیارے! آپ نے مزار پر جو "خو" لکھا ہوا دیکھا۔ خو سے خوب بنتا ہے خوب سے شاہ خوباں ہوتا ہے۔ وہ لفظ پیرزادہ ہی تھا۔ جو لکھا ہوا تھا۔ وہ خواجہ صاحب کا ہی مزار تھا۔ یہ بھی سن لو! کبھی کبھی کھانڈ کے ساتھ خشک روٹی کھایا کرو۔

☆ مبارک ہو، کثافت کا چمڑہ آپ کے چہرے سے اتر گیا۔ لطافت کا عطا ہو گیا۔ لطافت کی حقیقت نور ہے۔ آنکھوں کے اردگرد سے چمڑہ اس لئے نہیں اترا۔ کہ آپ کی آنکھوں کو تو پہلے ہی لطافت والا چمڑہ عطا ہوا ہے۔ جو اترنے والا تھا اتر گیا۔

یہ بھی سن لو! چاند کی پہلی دوسری اور تیسری کو گوشت لے کر اڑنے والے جانوروں کو ڈال دینا چاہیے۔ اس طرح یہ عمل تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیے۔ خواب جو آئی ہے پھر اس عمل سے فارغ ہو جاؤ گے۔

۷۔ خواب و تعبیر خواب

خواب نامہ

۷۸۶

از کمالیہ ضلع لائل پور

حضور پر نور!

السلام علیکم، ورحمتہ اللہ و برکاتہ! حضور کی دعا و برکت سے یہاں پر سب خیریت ہے۔ اور آپ کی نظر کرم کا متمنی ہوں۔ حضور آج رات **15/16** اکتوبر کی درمیانی شب کو میری بیوی کو خواب آیا ہے۔

☆ کہ میں پانی اور خاک پاک کی دو ڈلیاں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں کچھ مرد اور عورتیں پہلے ہی یہاں بیٹھے ہیں۔ میرے آنے پر کسی نے مجھے کہا۔ کہ ان کو بھی حاجی صاحب کہا کرو۔ میں نے وہ مٹی کی ڈلیاں ایک اپنے منہ سے نکال کر اپنی گھر والی کو دے دی۔ اور اپنی والدہ ماجدہ کو دے دی۔ جو اس نے چند دوسری عورتوں میں تقسیم کر دی۔ اور انہوں نے کھالی۔

☆ دوسرا خواب حنیف صاحب چیچہ وطنی والے کو آئی ہے وہ ایک بڑے قد آور گھوڑے پر سوار ہے۔ اور ایک وادی کے دامن سے نکل کر پہاڑی کو عبور کر کے دوسری طرف دریا کے کنارے پر آتا ہے۔ دریا طغیانی پر آیا ہوا ہے۔ اور ڈراؤنا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اسے ڈوبنے کا بالکل خوف نہیں ہے۔ اس کے

بعد گھوڑے کو دریا میں ڈال دیتا ہے۔اور گھوڑا بمع سوار صحیح سلامت دریا کو عبور کر جاتا ہے۔ کچھ وقت دریا کی دوسری طرف چلنے پھرنے کے بعد واپس گھوڑے پر دریا کو عبور کر کے اسی پہاڑی کے ایک طرف سے ہو کر اسی وادی میں پہنچ جاتا ہے۔اس وقت وہ پیدل ہوتا ہے۔ پہاڑی کے دامن میں رسول پاک ﷺ کی کچہری لگی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ تخت مبارک پر تشریف فرما ہیں۔ساتھ چند اصحابؓ بیٹھے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور چند ساتھی ہیں۔رسول پاکؐ اور ان سب اصحابؓ کے چہرے دھندلے سے نظر آتے ہیں۔تخت کے نچلی طرف بائیں جانب حضرت مولا علیؓ کھڑے ہیں۔ان کا چہرہ مبارک صاف دکھائی دیتا ہے حضور ان خوابوں کی تعبیر فرما دیں۔نور والوں کو سلام عرض ہو۔

آپ کا تابعدار

غلام احمد

تعبیر خواب

آستانہ قادری،نور والوں کا ڈیرہ پاک

انفنٹری روڈ لاہور

اللہ کے پیارے حضرت غلام احمد صاحب!

السلام علیکم ،ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا۔رحمت اور

برکت کا پیغام پہنچا۔سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں۔انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگان دین کی دعا و برکت سے آمین۔خواب کی تعبیر یہ ہے۔

☆ اللہ کے پیارے! سن لو!! آپ کا حج خلوت میں قبول ہوگیا ہے قبولیت کی دو شہادتیں موجود ہیں۔آب حیات اور خاک شفا۔خلوت میں حج ہو چکا ہے۔اور جلوت میں حج ہونے والا ہے۔حج کی دو نشانیاں بھی آپ کے پاس ہیں۔

یہ بھی سن لو! آپ کی بیوی کا بھی حج قبول ہوگیا ہے۔اور مائی صاحبہ کا بھی حج قبول ہوگیا ہے۔جس طرح مائی صاحبہ نے وہ نشانیاں تقسیم کی ہیں اور عورتوں کو۔اور آپ کی بیوی نے بھی تقسیم کی ہیں۔خلوت میں۔اسی طرح انشاء اللہ جلوت میں بھی ظہور ہوگا۔مبارک ہو آپ کو۔یہ خواب بہت اچھی ہے۔سب گھر والوں کو حاجی صاحب ہی کہنا چاہیے۔

☆ دوسرا خواب حنیف صاحب کا ہے۔اس کی تعبیر یہ ہے۔حنیف صاحب کو مبارک ہو۔کہ ان کو بمع اصحابؓ کے حضور پرنور کی زیارت ہوئی۔ان کو حج کا بھی شرف عطا ہوگا۔اور حضور پرنور کے روضہ مبارک کا بھی شرف ہوگا۔یہ شرف جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ان کو عطا ہوتا ہے۔جو کچھ ہونا ہوتا ہے۔ان کو پہلے ہی آگہی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ سب صاحبوں کو دوری

سے دور رکھے اور حضوری کا شرف عطا فرمائے آمین۔

(از حضور پر نور)

لاہور

۸۔ خواب و تعبیر خواب

خواب نامہ

بہاولپور

۱۴/۱۲/دسمبر ۱۹۷۲ء

قبلہ دین و کعبہء ایمان، منبع جود و سخا، محرم اسرار الٰہی پناہ بے کساں حضور پر نور!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! بارگاہ ایزدی میں حضور پر نور کی خیریت و عافیت کا طلب گار ہوں۔ حضور پر نور کا سایہ ہم بے کسوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ قائم و دائم رکھے، آمین ثم آمین۔

حضور پر نور کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ اس غلام پر حضور پر نور کی جو نوازشات اور خصوصی کرم ہے۔ اس کے طفیل اس غلام کو دو عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا گیا۔ جس کا قلبی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اپنے یہ دو خواب پیش کرتا ہوں تعبیر سے سرفراز فرمایا جائے۔

☆ پندرہ سولہ یوم ہوئے۔ کہ میں نے ایک خواب میں دیکھا۔ کہ خانہ

کعبہ کے باہر اپنے چھوٹے بھائی خالد صاحب کے ہمراہ موجود ہوں ۔خیال پیدا ہوتا ہے ۔کہ خانہ کعبہ کے اندر دو نفل ادا کیے جائیں۔ میں اندر داخل ہوا اور محراب میں دو نفل ادا کرنے چاہیے۔اتنے میں ایک شخص آ گیا۔اور جائے نماز بچھا کر نفل پڑھنے لگا۔میرے لئے کھڑے ہونے کی جگہ وافر نہ تھی۔ تو میں محراب میں بمشکل بیٹھ کر نفل پڑھنے لگا۔اور جب سجدہ میں گیا۔تو لکڑی کی چوکی نے راستہ روکا۔جس کو ایک طرف کر کے سجدے کیے گئے۔اس طرح سے دو نفل ادا ہوئے۔

☆ دوسرا خواب گزشتہ منگل اور بدھ کے درمیانی شب کو دیکھا۔خواب بیان کرنے سے قبل حضور پرنور کی خصوصی شفقت ،عنایت ،کمال کرم نوازی کا بعد صد قدم بوسی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہوئے ادا کرتا ہوں ۔اس ناچیز عاصی نے خواب میں دیکھا۔کہ یہ غلام چند دیگر لوگوں کے ہمراہ موجود ہے۔اتنے میں کسی شخص نے کہا۔کہ آقائے دو جہاں سرور کائنات ،فخر کون ومکاں ﷺ اندر مسجد میں تشریف فرما ہیں۔غلام کو بے حد شوق پیدا ہوا۔کہ زیارت عالیہ سے مشرف ہوں چنانچہ یہ غلام اندر آ گیا۔وہاں صاحب تاج ومعراج سرور کائنات ﷺ تشریف فرما ہیں۔شاید لیٹے ہوئے تھے یا بیٹھے ہوئے تھے ۔غلام کی طرف دیکھا ۔اور خاصا تبسم فرمایا۔اور غلام فاصلہ پر موجود تھا۔دل میں خیال پیدا ہوا۔کہ جی بھر کر زیارت کرنی چاہیے۔تھوڑی دیر

کے بعد آقائے دو جہاں شاید نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔کافی لوگ تھے ۔اور سرور دو جہاں نے مڑ کر میری طرف منہ شریف کر کے ہاتھ کے اشارہ سے کچھ دم فرمایا۔ پھر میری جاگ ہو گئی ۔تہجد کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ بے حد مسرت ہوئی۔

الٰہی ایں کرم بار دگر کن ۔کہاں میں عاصی پر تقصیر کہاں یہ نعمت ۔یہ حضور پرنور کی عنایت کریمانہ کا کرشمہ ہے۔ ہر دو خواب کی تعبیر سے مشرف فرمائیں ۔یہ عرض کرنا ضروری ہے۔کہ آقائے دو جہاں کی مشابہت میرے رشتہ کے ایک ماموں حاجی محمد بخش صاحب مرحوم سے ملتی تھی ۔کیا فی الحقیقت اس غلام کو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف کیا گیا ہے کیا سرور دو عالمؐ اس طرح زیارت فرمایا کرتے ہیں ۔یا اس خواب کو ایک وہم ہی تصور کروں ہر دو امور پر روشنی عطا فرمائیں تا کہ قلب مضطرب کو سکون میسر ہو سب نور والوں کو سلام۔

سگ دربان تو (مولوی) محمد عبد الحمید
ایڈووکیٹ بازار فتح خاں بہاولپور

تعبیر خواب

آستانہ قادری

نوروالوں کا ڈیرہ پاک لاہور

اللہ کے پیارے حضرت عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ!

السلام علیکم! ورحمتہ اللہ وبرکاۃ! محبت نامہ آپ کا مل گیا۔رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔سب اللہ والے دعائے خیر کررہے ہیں۔انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے

اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگان دین کی دعاو برکت سے آمین ثم آمین

☆ اللہ کے پیارے مبارک ہواس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو حج کا شرف عطا ہوگیا۔اوراس حال پر جس کو بھی ساتھ دیکھا۔اس کو بھی حج کا شرف عطا ہوگیا۔آپ کو خانہ کعبہ میں داخلے کا شرف ہوا۔اور اللہ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کی بدولت سجدے کا بھی شرف عطا فرمایا۔

پیارے یہ جو بھی ہوا۔سب بزرگان دین کی بدولت ہوا ہے۔اس لئے آپ کو خلوت وجلوت کی صورت سے بزرگان دین کی معیت میں رہنا چاہیے۔انسان معیت میں رہے تو سجدے کا حق ادا ہوجاتا ہے۔جلوت میں انعام یافتہ ہوجاتا ہے۔اور خلوت میں دنیا سے سرخرو ہوجاتا ہے۔یہ سب انعامات اللہ کے فضل سے عطا ہوتے ہیں۔اور بزرگان دین کے میل جول

سے یہ شرف عطا ہوتا ہے۔ حال پر جسے بھی ہوتا ہے۔ اس حال پر بزرگان دین فرماتے ہیں۔

جس کو درشن اِت ہے اس کو درشن اُت
جس کو درشن اِت نہیں اس کو اِت نہ اُت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو شاہد ہونے کا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔
جس بندے کا حال پر شاہد ہو۔ اس کا مستقبل میں بھی شاہد گا۔ جس کا حال پر شاہد نہ ہو۔ اس کا مستقبل میں بھی کوئی شاہد نہ ہوگا۔

سن لو! آپ کا حال پر شاہد ہے۔ اس لئے مستقبل کی شہادت ہوئی ہے قاعدہ کلیہ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی رکھا ہے۔ مستقبل میں وہی ہوتا ہے۔ جو حال پر ہوتا ہے اور اسی طرح یہ آگہی کی صورت رکھی ہے۔ جیسے آپ کو ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ مبارک وقت لائے۔ جس میں آپ کے قول اور اعمال کو نوازا جائے۔

☆ دوسرا خواب، یہ خواب بھی حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں ظن گمان کا کوئی مقام نہیں ہے۔

سن لو! پیارے کسی اور کی صورت کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق عطا نہیں فرمایا۔ کہ حضور پرنور ﷺ کی صورت کا کوئی انسان ہو۔ اگر کوئی صورت نظر آئے، مشابہت کی۔ تو وہ بندہ نیک ہوگا۔ اگر نیکی کے اوصاف حال پر نظر

نہ بھی آتے ہوں تو پھر بھی وہ بندہ نیک ہو جائے گا۔

یہ بھی سن لو پیارے اگر کسی بندے کا وصال ہو جانے کے بعد حال نظر آئے خواب میں، تو وہ نیک ضرور ہوتا ہے۔ حضور پر نور ﷺ کی مشابہت ہونے کی بدولت اس انسان کی نیکی کے جو درجات ہیں۔ وہ بڑھتے رہتے ہیں۔

نوٹ! ہر ماہ چاند کی پانچ تاریخ کو دودھ اور چاول پکا کر چھوٹے چھوٹے بچوں کو کھلا دینا چاہیئے یہ اس خواب کا شکریہ ہے۔ سب نور والوں کی طرف سے سلام، بچوں کو پیار۔

استفسارات

کئی صاحبان نے مختلف نوعیت کے مختلف مواقع پر سوالات عرض کیئے۔ جن کے حضورؒ نے شافی جوابات مرحمت فرمائے۔ جو تبرکاً یہاں پر تحریر کیئے جاتے ہیں۔ تا کہ ہر خاص و عام کو فائدہ پہنچے۔

سوال نمبر ۱:۔ حضرت سلطان باہوؒ صاحب نے فرمایا ہے۔ زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہو دل کا کلمہ پڑھنے والے کی نشانی عطا فرمایئے؟

جواب:۔ زبانی کلمہ پڑھنا قول ہے۔ اعمال اگر اس کی شہادت دیں، تو یہ دل سے پڑھنا ہے۔ دل سے کلمہ پڑھنے والا تضاد اور اختلاف سے پاک ہوتا ہے۔ اس کے قول و اعمال میں مطابقت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ پھر آپؒ نے فرمایا ہے۔ "جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے، او تھے جیبھ ملے نہ ڈھوئی ہو" اس کو بھی روشن فرما دیجیے؟

جواب:۔ آپؒ کا ارشاد ہے۔ کہ قول کے بعد اعمال کا مقام ہے۔ جب اعمال شروع ہو جاتا ہے۔ تو قول کا مقام گزر جاتا ہے۔ اس لئے زبان کو وہاں دخل نہیں رہتا۔ صاحبان علم کی ہر حرکت پورے علم سے ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۳:۔ اس سے آگے ارشاد ہے۔ دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار کلوئی ہو، کیا فرمایا ہے آپؒ نے؟

جواب:۔آپؒ کا ارشاد ہے۔عاشق صادق جب کلمہ پڑھتا ہے،تو محبت سے محبوب حق کا نام لیتا ہے۔یار کی محبت کا شغف اس کو گھیرے رکھتا ہے۔جس کا اللہ کے محبوب ﷺ سے تعلق نہ ہو، وہ یار کلوئی ہے۔اسے یہ کلمہ نہیں آیا کرتا اس کی رسائی ہی نہیں وہاں تک۔

سوال نمبر۴:۔پھر فرماتے ہیں۔کلمہ یار پڑھایا باہو میں سدا سہاگن ہوئی ہو۔ اس کو بھی روشن فرما دیجیے؟

جواب:۔کلمہ جب پڑھاتا ہے۔یار ہی پڑھاتا ہے۔آپؒ نے مرشد کو یار فرمایا ہے جسے یار کلمہ پڑھا دیتا ہے۔اسے دائمی سہاگ عطا ہو جاتا ہے۔اسکی بہار میں خزاں نہیں ہوتی۔باقی تمام بہاروں میں خزاں آ جاتی ہے۔جس بہار کی شان ہی معیت حق ہو۔اس میں خزاں کا گزر ہو ہی نہیں سکتا۔

سوال نمبر۵:۔نشہ آور اشیاء کا بھی حکمت میں ایک مقام ہے۔ان کی ممانعت بھی یقیناً حکمت پر مبنی ہے۔ان کی افادیت کا رخ کیا ہے؟

جواب:۔نشہ آور اشیاء بھی علم وحکمت سے پیدا کی گئی ہیں۔طبیب کے حکم سے ان کا استعمال ہو تو حق ہے۔ اور اپنی خواہشات کے لئے استعمال کی جائیں،تو یہ بات خلاف حق ہے۔طبیب ان ادویہ سے سواری کا کام لیتے ہیں بے علم لوگ ان ادویہ کو اپنے اوپر سوار کر لیتے ہیں۔

سوال نمبر۶:۔عادت کیا ہے،اور اس سے گزر جانا کس طرح ممکن ہے؟

جواب :۔ کسی شے سے دل لگانا عادت ہے۔ دل دلبر کو پیش کر دیا جائے ۔تو عادت سے گزر جانا یقینی ہو جاتا ہے۔دوسری کوئی صورت نہیں۔

سوال نمبر ۷:۔آپ کا غائبانہ تعارف کرانے کے بھی کچھ حقوق ہیں۔مہربانی سے احسن طریقہ عطا فرمائیے؟

جواب :۔صاحبان حق جو بھی فرماتے ہیں،وہ احسن ہی ہوتا ہے،انکا منشا ہی آسانیاں عطا کرنا ہوتا ہے۔ جو صفت یا صفات کسی کا حال ہو جائے ،اس صفت یا صفات سے متعارف کرانا چاہیے ۔نام ہمیشہ اس محسن کا لیا جاتا ہے۔ جس سے عطا ہو۔اگر اپنا حال نہ بیان ہو،تو ایسے قول کو بے حقیقت اور مردہ فرماتے ہیں بزرگان دین۔

سوال نمبر ۸:۔حال پر موجود ہونے کی صورت کیسے ہوتی ہے؟

جواب :۔پہلے قول پاک ہو،پھر ہاتھ امین ہو،تو حال پر موجود ہونے کی سند ہوتی ہے جو اپنی خواہشات کی تکمیل میں ہی لگا ہوا ہو۔وہ حال پر موجود ہی نہیں۔

سوال نمبر ۹:۔منشاء قرب کیا ہے؟

جواب:۔مخلصین کی جماعت میں شمار ہونا۔

سوال نمبر ۱۰:۔سننے اور سنانے کی احسن صورت کیا ہے؟

جواب سنانے والے مخلص سے میل جول ہو،محبت ہو،اور اس کی معیت کی

اہمیت روشن ہو، تو سننے کا شرف ہوتا ہے۔ سنانے میں کوئی غرض وغایت نہ ہو تو سنانے کا حق ادا ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۱:۔ حمد کی بسم اللہ کیا ہے؟

جواب :۔ مسلمان کا ہاتھ امین ہو۔ اور زبان برائی سے پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ کیساتھ پاک رہے، اور محبوب ﷺ کے قدم بقدم رہے، جو اس طرح سے رہتا ہے اس کی حمد کی بسم اللہ ہو جاتی ہے اور حقیقی حمد اسے عطا ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۱۲:۔ انسان کی کراہت وجاہت اس کے مشاہدہ کی بنیاد ہو تو لاعلمی سے نجات ہوتی ہی نہیں، پھر علم سے دیکھنے کی صورت کیا ہے؟

جواب:۔ یہ مخلصین کے علم پر راضی رہنے سے ہی ممکن ہے، دوسری کوئی صورت نہیں۔

سوال نمبر ۱۳:۔ اپنی صفات کے قدردان کا انتظار ہونا چاہیے یا نہیں۔ قدردان کو وسعت نظر عطا کرنا کس کے ذمہ ہے؟

جواب :۔ انتظار نہیں ہونا چاہیے، خالص اعمال کو ضرور جاری رکھنا چاہیے وسعت نظر کا عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

سوال نمبر ۱۴:۔ بعض اعمال ایسے ہیں کہ کوئی دوسرا کرے، تو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے لیکن خود ویسا کرنے میں عزت نفس حائل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ واضح فرما دیجئے؟

جواب:۔ جو نفس امارہ کے تحت ہو، اس کی یہی صورت ہے۔ اور نفس امارہ جس کے تحت ہو۔ وہ بلندی اور پستی کو منجانب اللہ جانتا ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ سالک کے راستے میں حجابات کے حائل ہونے کی صورت کیا ہے اور اس کا حل بھی عطا ہو؟

جواب:۔ سالک کے راستے میں اگر حجابات رکھے جائیں، تو اس سے پوچھ کس بات پر ہوگی۔ سالک جب اپنے راستے میں خود حائل ہو جاتا ہے، تو وہ اپنا ہی آپ حجاب بن جاتا ہے۔ جب وہ اپنے راستے سے خود ہٹ جائے۔ تو حجاب بھی اٹھ جاتا ہے۔

سوال نمبر ۱۶:۔ صاحبان حق کی عظمت کا اعتراف ہو۔ تو کیا ان کے متعلق ناقص خیالات کا امکان بھی ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ صاحبان حق شاہد بھی ہوتے ہیں۔، اور مشہود بھی ہوتے ہیں۔ جب ان سے کسی کو عظمت کا علم حاصل ہو۔ اور اس علم کی بدولت وہ عظیم ہو جائے۔ تو اس کا اعتراف حقیقی ہے، ورنہ غیر حقیقی ہے۔ جس کا اعتراف محض قول کی حد تک ہو۔ اس کی نظر میں خطا کا ہونا لازم ہے۔ ناقص کا مشاہدہ ہمیشہ ناقص ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۷:۔ محبّ کی پہچان کیا ہے؟

جواب:۔ جس کو محبت ہو، وہ متحرک ہوگا۔ جس کو محبت نہ ہو، وہ ساکن

ہوگا۔محبت ہی اعمال کی جان ہے۔محبّ محبوب کی خلوت ہے،محبوب محبّ کی جلوت ہے۔

سوال نمبر ۱۸:۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے

وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ○

نفس کی حرص سے کیا مراد ہے،اوراس سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟

جواب:۔نفس کا ذاتی مقام حرص ہے۔جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے،حال پر،اس سے مزید کی تمنا رکھنا حرص ہے۔اشیاء کی طلب رکھنا حرص ہے۔معطیٰ مطلق کی طرف لگنا حرص سے پاک رہنے کا راز ہے۔جہاں حرص ہو وہاں ھویٰ کے جھونکے چلتے رہتے ہیں اور ھویٰ کی موجودگی میں صراط مستقیم سے بہکنا ضروری ہے۔حرص ذاتی اور خلوت کا مقام رکھتی ہے۔ھویٰ کی حیثیت صفاتی اور جلوت کی ہوتی ہیں

سوال نمبر ۱۹:۔وہ علامات عطا فرمایئے،جن سے ناصحین کی حب رکھنے کا ثبوت ملتا ہے؟

جواب:۔محبّ کا قول اپنا نہیں ہوتا،ناصح کا ہی ہوتا ہے۔اعمال بھی اپنے نہیں ہوتے،ناصح کے ہوتے ہیں۔اس کو دیکھنے سے ناصح کا پتہ چلتا ہے۔اور ناصح کو دیکھنے سے اس کا پتہ چلتا ہے وجود دو ہوتے ہیں۔حقیقت ایک ہوتی ہے محبّ محبوب کی خلوت ہے محبوب محبّ کی جلوت ہے۔

سوال نمبر۲۰:۔آج بھی بیعت کا مقام موجود ہے،اس کی افادیت واضح فرمائی جائے؟

جواب:۔بیعت کی حقیقت شہادت ہے۔شاہد کا مقام جاری ہے۔اور جاری رہے گا۔چونکہ جلوت موجود ہوتو اتباع کی بدولت مرکزیت قائم رہتی ہے،تزکیہ حاصل ہونے کی صورت بھی یہی ہے۔اور فلاح دارین بھی اسی طرح ممکن ہے۔

سوال نمبر۲۱:۔مردان حق کی پہچان کیا ہوتی ہے؟

جواب:۔ان کے اندر اجر کا سوال نہیں ہوتا۔ان کا بولنا بھی علم سے اور سامعین کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔خاموشی بھی علم سے اور سامعین کی فلاح کے لئے ہوتی ہے۔وہ تزکیہ عطا کرنے کا شرف رکھتے ہیں۔اور وہ ایسا علم رکھتے ہیں۔جو کسب سے کبھی حاصل نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۲۲:۔دینی علوم کی تحصیل کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟

جواب:۔خواہش کا اتباع نہ کرنے والوں سے میل جول ہوتو دین عطا ہوتا ہے اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔

سوال نمبر۲۳:۔درویش،فقیر اور صوفی میں کیسے امتیاز کیا جائے؟

جواب:۔جس کا لباس،حضور کی اتباع ہو،وہ درویش ہے۔جسے فاقہ،قناعت اور ریاضت کا شرف ہے،وہ فقیر ہے۔اور جو خلوت وجلوت میں صاف

ہو، اپنے ساتھ بھی اور مخلوق اللہ کے ساتھ بھی ، وہ صوفی ہے۔ یہ سب پاک جماعت کے افراد کے نام اور مقام ہیں۔

سوال نمبر۲۴:۔ کیا تبلیغ ہر مسلمان کا فرض ہے، اصول واضح فرما دیجئے؟

جواب:۔ تبلیغ اس پر حق ہے، جو کچھ دینے کا شرف رکھتا ہو صرف قول کے عالم پر تبلیغ حق نہیں ہے۔ کیونکہ فعل جب تک اس کے قول کی شہادت نہ دے صداقت کا ثبوت ہی موجود نہیں ہوتا۔ تبلیغ کرنے والے کی صداقت وامانت کا اعتراف ہو سامعین کو، تو اس کی تبلیغ موثر ہوتی ہے، ورنہ نہیں۔

سوال نمبر ۲۵:۔ غیر کے راستے پر رہنے والے شخص کو خیر کے راستے کی طرف لانے کیلئے کیا کیا جائے؟

جواب:۔ اس کی برائی کو قول سے، عمل سے، علم سے اور اخلاص سے بطریق احسن دفع کیا جائے۔ ماننے سے میل ہوتا ہے اور میل سے غیر کو خیر کی طرف آنے کا شرف ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲۶:۔ عشق کا مقام کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب:۔ ہر آواز کو اپنے لئے آواز حق سمجھنے سے اور اپنی صورت (عادت خواہش) سے گزر جانے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲۷:۔ نماز کا مفہوم، لب لباب اور مقصد کیا ہے؟

جواب:۔ اللہ کو سجدہ اور حضرت محمد ﷺ کو سلام۔

سوال نمبر ۲۸:۔ کبریا سے ملنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب:۔ جن سے کبر دور ہو جاتا ہے۔ وہ کبریا سے مل جاتے ہیں۔
سوال نمبر ۲۹:۔ بندہ کس سے بنتا ہے؟
جواب:۔ بندہ، بندگی سے بنتا ہے
سوال نمبر ۳۰:۔ کھانے اور سونے میں اعتدال کیسے قائم رہتا ہے؟
جواب:۔ دوسروں کو کھلا کر کھانا اور دوسروں کے سونے کا انتظام کر کے سونے سے نیند اور کھانے میں اعتدال قائم رہتا ہے۔
سوال نمبر ۳۱:۔ افراد کے مابین تعلقات کے بہتر ہونے کا راز کیا ہے؟
جواب:۔ اپنے آپ سے فارغ اور دوسروں کیلئے مشغول رہیں۔
سوال نمبر ۳۲:۔ بچوں کی تربیت کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
جواب:۔ ان کی تربیت انہیں اسباب کی بجائے مسبب کا تابع بنائے تو درست ہے۔ ورنہ علم غیر سے فساد ضرور ہوتا ہے۔
سوال نمبر ۳۳:۔ فقراء کے پاس بیٹھنے والے بعض دنیا پرست ولایت کے مدعی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کی نظر دنیوی فوائد کے حصول پر ہوتی ہے۔ اور غرور وریا ان کا شعار ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟
جواب:۔ فرمایا، ایسے لوگ صاحب فضول کہلاتے ہیں۔ ان کے حصے

میں نامرادی کے سوا کچھ نہیں۔

سوال نمبر۳۴:۔آپ کے ہاں مروجہ طریقوں پر بیعت نہیں ہوتی ،اس کی صورت کیا ہے؟

جواب :۔ بزرگان دین کے پاس عقیدت سے آنا ،ان کی صحبت میں بیٹھنا اوران کی ہدایات پر عمل کرنا بیعت ہی کے مفہوم میں داخل ہے۔جب بزرگان دین کی اصل ایک ہے۔تو جس تک رسائی ہو، فیض حاصل کر لینا چاہیے۔رسمی حد بندی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سوال نمبر۳۵:۔فرید کون صاحب ہوتے ہیں؟

جواب:۔جواولیاء کوان کے علاقے کی ڈیوٹی کی فرد دیتا ہے۔وہ فرید ہوتا ہے

سوال نمبر۳۶:۔شباب کی ابتدا کب ہوتی ہے؟

جواب :۔ بچے کے شباب کی ابتدا ماں کے دودھ سے ہوتی ہے۔جولوگ اپنا شباب آپ کھو بیٹھتے ہیں۔ان کے شباب کی ابتدا غیر کے دودھ سے ہوتی ہے اس لئے گائے کا دودھ پیو یا شباب کا آب یعنی پھل استعمال کرو۔

سوال نمبر۳۷:۔کیا عمر شباب کو حسب خواہش طویل کیا جا سکتا ہے۔اگر کیا جاسکتا ہے تو کس طرح؟

جواب:۔جی ہاں! اس کی صورت یہ ہے، کہ آدمی فضول لوگوں سے میل جول اور بول چال میں وقت کو ضائع کرنا چھوڑ دے یعنی دل کی بات ماننا ترک

کردے۔اور دلبر کی ماننا شروع کردے خواہشات دل سے وابستہ ہیں۔اور خواہشات کا غلام ہوجانا ،خدا سے دور ہوجانا ہے۔انسان کی بربادی ،فساد قلب کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے۔اس لئے دل کی بات ماننے کی بجائے خدااور رسول ﷺ کی بات مانے۔کہ دنیوی اور اخروی نجات اسی میں ہے اور خواہشات پر اس طرح قابو پالینے سے صحت وشباب میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۳۸:۔کیا شباب کی دیر پائی میں بعض خاص غذائیں مفید ثابت ہوسکتی ہیں؟

جواب:۔جی ہاں! وہ غذا خشک روٹی ہے۔جو گھر کی چکی کے پیسے ہوئے آٹے سے بنائی گئی ہو۔بقدر ضرورت، سادہ سالن استعمال کر لینے میں بھی قباحت نہیں۔پینے کے لئے بکری کا دودھ یا گائے کا دودھ کافی ہے۔بھینس کا دودھ بھی پی سکتے ہیں۔لیکن ایسے لوگ تہجد کے وقت اٹھنے والے ہوں۔گھر کی چکی کے پیسے ہوئے آٹے میں حیاتین محفوظ رہتے ہیں۔اور مشینی چکی میں گندم کے پیسنے سے یہ اجزاء جل جاتے ہیں۔خشک روٹی جلد ہضم ہوکر جزو بدن بن جاتی ہے۔گائے کا دودھ عقلی قویٰ کو تیز اور قوی کرتا ہے۔بھینس کا دودھ چربی بڑھاتا ہے۔تہجد کو اٹھنے والوں کے لئے اس کی ثقالت معتدل پڑجاتی ہے۔

سوال نمبر ۳۹:۔کیا خیالات کی قوت سے انسان اپنے آپ کو جوان رکھ سکتا ہے؟

جواب :۔رکھ سکتا ہے، بشرطیکہ ان لوگوں کی رفاقت اختیار کرے۔جو خیالات کی قوت کے حامل ہوں ۔بزرگان دین نے جوانی کے تین مقام رکھے ہیں۔فاقہ قناعت ،ریاضت خیالات کی قوت ،زبردست قوت ہے۔خیالات جتنے پاکیزہ ہوں گے۔اور بلند ہوں گے ۔اسی قدر ان کی قوت زیادہ ہوگی ۔یہی قوت گویا روحانی قوت ہے۔اوراس کا دارومدار فاقہ ،قناعت اور ریاضت پر ہے۔شباب کوقائم رکھنے کیلئے خیالات کی پاکیزگی بہت ضروری ہے۔ورنہ خیالات کی پراگندگی اور پستی صحت کی تباہی ہے۔اس لئے پاکیزگی کے لئے فاقہ ،قناعت اور ریاضت سے بڑھ کر مفید کوئی گر نہیں ۔فقر کا دارومدار اسی طریق پر ہے۔

سوال نمبر ۴۰:۔کیا شباب کو برقرار رکھنے کے لئے ورزش ضروری ہے؟

جواب :۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے سے جس قسم کا کام لینا چاہتا ہے،اسے ورزش بھی عطا کر دیتا ہے۔دینی احکام کی اطاعت اور حقوق العباد عمل سے تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔اور عمل میں مخصوص ورزش پوشیدہ ہے۔ورزش سے مراد یہ نہیں کہ مگدر ہلائے جائیں ،اور ڈنٹر پیلے جائیں بلکہ انسان آقا کے حکم کی تعمیل میں جوتگ ودو کرتا ہے۔وہ بدن اور اعصابی نظام کو درست رکھنے کے لئے کافی ہے۔اگر غور سے دیکھا جائے ۔تو اللہ کے نیک بندوں کو جو ریاضتیں اٹھانی پڑتی ہیں،ورزش کا عام تصور اس کا پاسنگ بھی نہیں ۔اسلام کا مقصد انسان کے

روحانی اور جسمانی دونوں نظاموں کو صالح اور ترقی یافتہ بنانا ہے۔

سوال نمبر ۴۱:۔ کیا ڈھلتے ہوئے شباب کو روکا جاسکتا ہے، اگر روکا جاسکتا ہے، تو کن طریقوں سے؟

جواب:۔ غذا سادہ کھائے ،اور صبح وشام سیر کرے۔اور جہاں تک ہو سکے پیدل چلے۔اگر بیوی ہو تو حتی الوسع صحبت سے اور بیوی نہ ہو تو نکاح ثانی سے پرھیز کرے۔

سوال نمبر ۴۲:۔ اگر شباب جاچکا ہو تو کیا اسے واپس لایا جاسکتا ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو کس طرح؟

جواب:۔ شباب عود کرسکتا ہے۔مگر چاہیے، کہ ایک ایسا انسان تلاش کرے جسے اپنی جان سے عزیز تر سمجھے۔اور جو باشرع ہو۔(جس کی صورت شریعت کی ہو) اگر یہ نہ ہو تو اپنے آپ کو شریعت کے ڈھانچے میں ڈھال لے۔ اور کسی پارٹی یا فرقہ کا ساتھ نہ دے۔کیونکہ فرقہ بندی یا پارٹی بازی کی حقیقت غرض وغایت ہے۔غرض وغایت اعمال دنیا ہے، دین نہیں ہے۔علو خیال وروح کے لئے کسی مرد کامل کی رفاقت بساغنیمت ہے۔اور شریعت کی پابندی سب سے بڑا مجاہدہ ہے۔جس کو یہ نعمتیں حاصل ہو گئیں۔وہ بے شک فکر ونظر کے اعتبار سے جوان ہے۔اس کے عزم وعمل میں افسردگی آہی نہیں سکتی۔دیکھ لیجئے! بندگان حق کے چہرے کہن سالی میں بھی آفتاب کی طرح دمکتے تھے اور

دمکتے ہیں۔ نگاہوں سے نور برستا تھا۔اور متواتر فاقوں کے باوجود جب مُصلّے پر نماز کے بعد سلام پھیرتے تھے۔تو دیکھنے والوں کومحسوس ہوتا تھا۔کہ ابھی شکم سیر ہوکر اٹھے ہیں۔

سوال نمبر ۴۳:۔کیا سائنس کے کمالات جدیدہ ،شباب کی بحالی یاواپسی میں معاون ہوسکتے ہیں؟

جواب:۔نہیں! کیونکہ عقل کی پیروی کا نتیجہ تباہی ہے۔ چلتے گھوڑے کومہمیز کیا جائے تواس کی رفتارتھوڑی دیر بعد پہلے سے بھی کم ہوجاتی ہے جیسے شراب وقتی طور پر انسان کومستعد کردیتی ہے لیکن جب نشہ اترتا ہےتو قوئ پہلے سے بھی ردّی اور مضمحل ہوجاتے ہیں یہی نتیجہ سائنس کے آلاتِ جدیدہ کے استعمال کا ہے۔

سوال نمبر ۴۴:۔کیاانسانی غدودوں یابعض اعضاء کے بدلنے سے شباب واپس آجاتا ہے

جواب:۔ناممکن ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بنایا ہوا ہے وہ حقیقت پرمبنی ہے۔اور وہ علم الٰہی سے تعلق رکھتا ہے۔انسان کاعلم،علم کسب سے ساتھ تعلق رکھتا ہے،علم الٰہی مکمل ہے،علم کسب نامکمل ہے۔

سوال نمبر ۴۵:۔کیابعض دوائیں شباب آور ہیں،اور کیاان کااثر مستقل ہے؟

جواب:۔جی ہاں! بعض دوائیں ایسی ہیں۔جوشباب لاتی ہیں۔لیکن اثر بہر

حال عارضی ہے۔ تشخیص اور تجویز صحیح نہ ہوتو نہ مستقل اثر ہوتا ہے۔ نہ عارضی فائدہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۴۶:۔ شے مرئی ایک ہوتی ہے اور آنکھیں دو، لیکن دونوں آنکھیں دیکھتی ایک ہی چیز ہیں، اس کا کیا سبب ہے؟

جواب :۔ وہ اس لئے کہ ایک چیز پر دونوں آنکھوں کا فوکس ایک ساتھ جا کر پڑتا ہے ۔اگر کسی ایک آنکھ کا فوکس کہیں راستہ میں کٹ جائے یا کمزور پڑ جائے ،تو ایک شے کی دو نظر آنے لگیں گی۔

سوال نمبر ۴۷:۔ اعضاء کا پھڑکنا کس بات کو ظاہر کرتا ہے کیا ان کی کوئی تعبیری نوعیت بھی ہوتی ہے؟

جواب :۔نہیں! کوئی تعبیری نوعیت نہیں ہوتی ۔جس مقام سے آکسیجن آسانی سے پاس نہیں ہوتا ۔اس سے متعلقہ عضو پھڑ کنے لگ جاتا ہے۔لہٰذا کسی وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۴۸:۔ جسم کے کسی مقام پر داخلی یا خارجی طور پر سوزش یا جلن کا کیا سبب ہوتا ہے۔؟

جواب :۔ جسم کے طبعی نظام کو برقرار رکھنے کے لئے بدن میں خون، پانی اور ہوا کی ایک خاص مقدار ہر وقت موجود رہتی ہے ۔ جب کسی وجہ سے کس مقام پر پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے ۔تو اس جگہ فیبر ین کی مقدار میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور فیبر ین کی کمی سوزش اور جلن پر منتج ہوتی ہے۔

مکالمہ شریف

حضورؒ جسمانی اور روحانی امراض کے علاج کا یقینی علم رکھتے تھے صحت تشخیص ملاحظہ ہو، کہ دوا تجویز کردینے کے بعد آپ نے اسے کبھی نہیں بدلا۔ اگر کسی مریض نے یہ کہا، کہ حضورؒ فائدہ نہیں ہوا۔ تو تحقیق پر یہی ثابت ہوا۔ کہ مریض نے پرہیز کی مقررہ حدود سے تجاوز کیا ہے۔

جالندھر کے ایک حکیم صاحب کی اہلیہ کو معدے کا السر تھا۔ علاج ہوتا رہا۔ ایک دن حکیم صاحب نے کہا، حضورؒ فائدہ نہیں ہورہا۔ آپؒ نے فرمایا "مریض پرھیز نہ کرے، تو مرض سے نجات نہیں ہوتی۔" حکیم صاحب نے کہا کہ حضور پرھیز تو وہ بہت کرتی ہے۔ آپؒ نے فرمایا، آج معمول سے دو گھنٹے پہلے چل کر دیکھیے۔ جب وہ وہاں گئے تو جن چیزوں کا کھانا منع کیا گیا تھا خاتون وہی کھا رہی تھی۔ حکیم صاحب بہت حیران ہوئے۔ اور آپ نے حضورؒ سے کئی سوالات کیے۔ آیئے وہ مکالمہ شریف ملاحظہ ہو۔

حکیم صاحب:۔ حضورؒ! آپؒ کو یقین تھا، کہ پرھیز نہیں ہورہا۔ اس کی بنیاد کیا تھی؟

حضورؒ:۔ تشخیص درست ہو، غذا اور دوا درست ہو۔ پرھیز ہورہا ہو، تو مریض کو افاقہ ہونا چاہیے۔ مریض کے ذمے ایک ہی کام ہوتا ہے۔ اور وہ ہوتا ہے ان

حدود کا احترام جو طبیب نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔ اور مریض کوتاہی بھی اسی میں کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنی تشخیص پر یا غذا اور دوا کے اعتبار سے اپنی تجویز پر کبھی شک نہیں ہوا۔

حکیم صاحب:۔ حضور! آپ کے علاج میں دوا کی نسبت غذا کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہیں جبکہ عموماً دوا کو غذا کے مقابل زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ عام معالج دوا ہی دیتے ہیں، غذا نہیں بتاتے؟

حضورؒ:۔ دوا شدت مرض کو کم کرنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ غذا درست ہو، تو طبیعت کو تقویت ملتی ہے۔ اور طبیعت کو تقویت ملے، تو مرض مغلوب ہوتا ہے جسے غذا کا علم نہ ہو اس سے علاج کرانا کبھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا اسکی تجویز کردہ دوا اگر مفید بھی ہو، تو بھی وہ زندگی کے لوازمات میں شامل ہو جاتی ہے۔

حکیم صاحب:۔ حضورؒ! مجھے یاد ہے، کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آنے سے پہلے جب ہم کیمپ میں تھے۔ تو وہاں ہیضہ پھوٹ پڑا تھا۔ بہت سے لوگ ہر روز اس سے مر جاتے تھے۔ حضورؒ کے ساتھ کئی لوگ ہوتے تھے۔ پگڑیوں والے۔ اور وہ یا ودود یا ودود پڑھتے رہتے تھے۔ اور مریضوں کی خدمت بھی کرتے تھے پینے کا پانی آپؒ کے ہاں ضرور ملتا تھا۔ دوسری جگہوں پر نہیں ملتا تھا۔ بلکہ آپؒ کے ہاں تو دال روٹی بھی ملتی تھی۔ وہاں یہ بندوبست کیسے ہو جاتا تھا۔ نظر آنے

والے وسائل تو آپ کے ہاں محدود ہی تھے۔

حضورؒ! جو اپنی پسند کو اللہ کی رضا پر قربان کر دے۔ شکایت اس کے وجود سے رخصت ہو جاتی ہے۔ اس کے سارے کام آسان ہو جاتے ہیں اور آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ جو سبب کو مسبب کی بدولت نہیں جانتے۔ انہیں یہ مقام نصیب نہیں ہوتا۔

حکیم صاحب :۔ حضورؒ! آپ نے ہمارا قافلہ رخصت کیا تھا۔ تو گاڑیوں میں بہت پانی بھر بھر کر رکھوایا تھا۔ مجھے وہ بہت عجیب لگ رہا تھا۔ مگر راستے میں یہ بات روشن ہوئی، کہ سب سے زیادہ ضرورت اسی کی تھی۔

حضورؒ:۔ چھوٹے علم والا قریب کے فائدے کو ہی دیکھتا ہے۔ بڑے علم والا قریب کے فائدہ کو بھی دیکھتا ہے۔ دور کے فائدے کو بھی دیکھتا ہے۔

حکیم صاحب :۔ آپ کو سکھ میں بھی دیکھا ہے۔ دکھ میں بھی دیکھا ہے۔ مگر آپ کو کبھی پریشان نہیں پایا۔ اور ہم ہیں، کہ کبھی پریشانی سے نجات نہیں ہوتی

حضورؒ:۔ ہم آپ کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے۔ اس لئے ہمیں پریشانی نہیں ہوتی آپ ہمارے علاوہ کچھ ڈھونڈتے پھرتے ہیں، اس لئے پریشانی آپ کیساتھ رہتی ہے۔

حکیم صاحب:۔ حضورؒ! ہم آپ کو مانتے تو ہیں۔ مگر کہیں کہیں من مانی بھی کر جاتے ہیں دنیادار مان بھی کہاں تک سکتے ہیں۔

حضورؒ:۔ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔کافروں کے عقائد کا نام بھی دین ہی ہے۔جو لوگ من مانی کرنے کو دنیا داری اور عبادات میں مصروفیت کو دین داری کہتے ہیں۔یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی اصطلاحات ہیں۔اللہ نے ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی ۔جو شاہد کو پورا پورا مانے ،وہ اسلام میں پورا پورا داخل ہے ۔جس کا ماننا اسکی اپنی پسند کے تابع ہو، اس کا ماننا بے حقیقت ہوتا ہے۔وہ تو اپنے آپ کو ہی مانتا ہے۔ماننے والے کو مخلصین سے میل جول ہو تو اس کا قول پاک ہو جاتا ہے ۔اسے ناصحین سے محبت ہو جائے۔تو اس کے اعمال صالح ہو جاتے ہیں۔اعمال کی اصلاح کے بعد علم حقیقی عطا ہوتا ہے پھر وہ مخلص ہو جاتا ہے۔مخلصین ہی وہ معیار مطلق ہیں۔جن کے نقش قدم کو صراط مستقیم کہتے ہیں۔جو لوگ مخلصین کو مانتے ہیں۔انہیں خوف وحزن سے نجات ہو جاتی ہے۔حیات دنیا میں یہ ہدایت یافتہ ہونے کی سند ہے۔

حکیم صاحب:۔حضورؒ! آپ نے یقیناً خوف وحزن سے نجات کا راستہ روشن فرما دیا ہے اب میں اگر راستے کی باتیں ہی کرتا رہوں ۔تو راستہ طے نہیں ہو جائے گا۔راستہ تو چلنے ہی سے طے ہوتا ہے۔مگر ایک بات مزید جاننا چاہوں گا۔اور وہ یہ کہ خیال سے جسم کس حد تک متاثر ہو سکتا ہے۔

حضورؒ:۔ آپ نے سائیں قلندر کو تو دیکھا ہوگا ۔ وہ اتنے سیدھے آدمی تھے۔کہ کسی کی بات بھی بلا تحقیق ماننے میں انہیں دیر نہیں لگتی تھی ۔ان کے

مشاہدے اور احساس کے بالکل خلاف بھی اگر کوئی بات ان کے سامنے آجائے ۔اور کہنے والے کا رویہ بظاہر دوستانہ ہو،تو وہ اسے مان جاتے تھے ایک بار مالی نے ان کی مالش کی ۔ بہت خوش ہوئے ،مالی کو بہت دعائیں دیں مالی کے جانے کے بعد غلام حیدر صاحب آگئے ،سائیں جی بہت خوش تھے ۔کہنے لگے غلام حیدر ! بزرگوں کی خدمت کا شرف بھی قسمت والے کو ہی ہوتا ہے مالی نے آج وہ خدمت کی ہے ۔جس کا جواب نہیں ۔بہت تھکن تھی ،اب جسم ہلکا پھول معلوم ہو رہا ہے ۔غلام حیدر نے کہا۔سائیں جی مالی ایسا نیک تو نہیں ہے ۔آپ کے ساتھ کوئی دھوکا نہ کر گیا ہو۔ذرا لیٹیے ،میں دیکھوں تو سہی ،غلام حیدر نے ایک دھاگے کے ساتھ ناف سے کئی فاصلے ناپے ،اور پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگا۔ مجھے تو پہلے ہی یہ بات بے جوڑ معلوم ہو رہی تھی مالی اور بزرگوں کی خدمت ! یہ کیسے ہوسکتا ہے۔سائیں جی آپ جس بات پر خوش ہو رہے ہیں،اس کی حقیقت بھی ہے معلوم؟ سائیں جی کہنے لگے،کیا ہوا ہے؟ غلام حیدر نے کہا۔حضرت صاحب ! مالی نے آپ کی ایسی مالش کی ہے۔کہ دائیں ٹانگ ،بائیں ٹانگ کی نسبت دو انچ لمبی کر گیا ہے۔اب آپ چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہیں ۔اب عمر بھر لیٹے رہیے ۔اور رویا کیجئے ۔ مالی کی مالش کو۔سائیں جی رونے لگے ،رو رو کر پکارتے تھے ۔او مالی تیرا بیڑا غرق ،تو نے میرے ساتھ یزید پنا کیا ہے۔میں نے تیرا کیا قصور کیا تھا

ہم کسی مریض کو دیکھنے گئے تھے، واپس آئے، تو سائیں جی کو روتے دیکھا۔ پوچھا، سائیں جی ! کیا بات ہے؟ کہنے لگے، آپ بات پوچھ رہے ہیں اور میری جان نکل رہی ہے۔ میں تھکا ہوا تھا۔ مالی نامراد نے میری مالش کی، میں سمجھا خدمت کر رہا ہے۔ اور وہ میرے ساتھ یزید پنا کر رہا تھا دائیں ٹانگ بائیں ٹانگ کی نسبت دو انچ لمبی کر گیا ہے۔ غلام حیدر نے پیمائش کر کے بتایا ہے۔ اب تو عمر روتے ہی گزرے گی۔ اور شاید عمر پوری ہوگئی ہے۔ آپ نے جو کچھ پوچھنا ہے، پوچھ لیں، جو بتانا ہو بتا دیں۔ اب قیامت کو ہی میل ہوگا۔

سائیں جی کو بخار بھی ہو گیا۔ طبیعت بھی گھبرانے لگی۔ ہم نے مالی کو بلا کر سرزنش کی۔ اور کہا۔ تمہیں مالش کا علم بالکل نہیں ہے۔ تمہیں کیا حق تھا مالش کرنے کا۔ اب جیسے ہم کہتے ہیں، ویسے کرو ہم بتاتے گئے، یہاں سے ملو، اب یہاں سے ملو، پھر شک پیدا کرنے والے سے کہا۔ اب پیمائش کر کے دیکھو۔ اس نے دیکھا اور بڑی حیرت کے ساتھ کہا، سائیں جی ! یہ اللہ کا فضل ہی ہے۔ میں تو دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں ۔ کہ اتنا بڑا فرق کہاں گیا۔ دونوں ٹانگیں ٹھیک ہوگئی ہیں۔ کہنے لگے، اچھی طرح دیکھ لینا، کہیں میں گرتا ہی نہ رہوں اس نے کہا، میں نے خوب جانچ پڑتال کر کے دیکھا ہے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آرہی، یہ ہو کیسے گیا ہے؟ سائیں جی نے کہا، حضور فرمایا کرتے

ہیں۔جس اللہ نے ہمیں پہلے بنایا ہے۔اسے ہماری مرمت کرتے دیر نہیں لگتی۔ یہ اللہ کے کام ہیں۔اور بزرگوں کو ہی اس کا پتہ چلتا ہے۔صحت کا سرٹیفکیٹ بھی اسی سے دلوایا۔جس نے معذوری کا لیبل لگایا تھا۔اٹھ بیٹھے، کہنے لگے،اب ٹھیک ہیں ۔تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں۔لاؤ وضو کیلئے پانی وضوکروں اور نفل پڑھوں۔دیکھ لیجئے،خیال کس حد تک جسم کومتاثر کرسکتا ہے۔

حکیم صاحب :۔ حضورؒ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے ،کہ عقیدہ درست ہوتو راستہ طے ہوتے دیر نہیں لگتی۔

حضور:۔ عقیدہ درست ہو، تو رخ درست ہوگا۔اور رخ درست ہوتو منزل مقصود پر پہنچنا ممکن ہوگا۔

علم عارف

عارف دی گل عارف جانیں کی جانیں نفسانی ہو!

عارف کے کلام کو عارف کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا، کے متعلق ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے۔ جس سے حضور فضل شاہ قطب عالمؒ کے مقام علم کا کچھ تھوڑا سا تعارف ہو جاتا ہے۔ لیکن جو علم، مالک حقیقی و علیم مطلق نے حضرت صاحبؒ کو عنایت فرمایا، اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ البتہ وہ جانے جس نے اپنے علم سے نوازا، یا وہ جانے جنہیں عطا فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ جس کو نوازنا چاہتا ہے۔ اس کو اپنا علم، یعنی علم الٰہی عطا فرماتا ہے۔

حضور فضل شاہ قطب عالمؒ چونکہ کسی درس مدرسہ یا سکول وغیرہ سے کسی طور پر نہیں پڑھے۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں، کہ اس علم کسب سے تو ہم دعائیں مانگ کر بچے ہیں۔ اگر اس میں ہی کوشش کرتے، تو وہ بھی ہمارے لئے مشکل نہیں تھا۔ لیکن جو ہمیں اب علم سے حصہ ملا ہے، یعنی علم الٰہی وہ نہیں مل سکتا تھا۔

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

عارف کے کلام کو عارف ہی جانتا ہے۔ عام کو بھی وہاں درک

نہیں، خاص کو بھی وہاں درک نہیں البتہ خاص الخاص کو درک ہے۔اس درج ذیل واقعہ سے یہ روشن ہوگا ۔ کہ کُل کے بیان پر کُل ہی بیان دے سکتا ہے۔عام اور خاص اس سے عاجز ہیں۔درج ذیل واقعہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ نے اپنی کتاب عین الفقر میں تحریر فرمایا ہے۔اس واقعہ میں چند اولیائے کرام کے بیانات ہیں۔اور ان بیانات پر حضرت سلطان باہوؒ نے بھی بیان فرمایا ہے۔لیکن غور طلب بات یہ ہے، کہ حضرت سلطان باہوؒ کے دیئے ہوئے بیان پر کسی نے اپنا کوئی بیان نہیں دیا۔حالانکہ حضرت سلطان باہوؒ کے وصال کو قریباً تین سو سال سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہے۔برگزیدہ انسان آپؒ کے بعد بھی آئے لیکن جزو اور جزو اعظم کی صورت سے آئے۔حضرت سلطان باہو کو اللہ تعالیٰ نے کل کا مقام عطا کیا تھا۔اس واقعہ میں تمام اولیائے کرام کے بیان "بیان کل" سے تعلق رکھتے ہیں۔جس برگزیدہ انسان کو اللہ تعالیٰ "کُل" کا مقام و مرتبہ عطا فرمائے، وہی اس کا بیان دے سکتا ہے۔

حال پر حضور فضل شاہؒ سلطان العارفین نے اس پر بیان فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو جزو کا بھی مرتبہ عنایت فرمایا جزو اعظم کا بھی اور کل کا بھی حالانکہ آپ اور حضرت سلطان باہوؒ کے درمیان جتنے بھی اولیائے کرام گزرے، کسی نے بھی اس پر بیان نہیں دیا۔وہ اس لئے کہ وہ حضرات

جزو یا جزواعظم کے مرتبہ پر فائز تھے حضرت سلطان باہوؒ کے بعد آپ حضرت فضل شاہؒ قطب عالم کو ہی اللہ تعالیٰ نے کل کا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے آپؒ کے ہی شایان شان تھا۔ کہ آپ ان بیانات پر بیان فرمائیں اور آپؒ نے ایسا بیان فرمایا۔ کہ تمام بیانات کا مخزن ہے۔ جس سے عام، خاص اور خاص الخاص سبھی فائدہ اور فیض حاصل کر کے مستفید اور مستفیض ہو سکتے واقعہ کچھ یوں ہے۔

نقل ہے، کہ ایک روز حضرت بایزیدؒ بسطامی اور حضرت ذوالنونؒ مصری، حضور پرنور امام المسلمین امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت امام اعظمؒ نے اپنے خادم کو حکم دیا، کہ تاش کو صاف کر کے اس میں شہد بھر لاؤ۔ اور شہد کے اوپر ایک بال رکھ لاؤ خادم حکم بجا لایا۔ پھر آپؒ نے اپنے احبابؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ ان تینوں چیزوں کے متعلق بیان فرمائیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ بہشت اس تاش سے زیادہ روشن اور صاف ہے۔ اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔ اور پلصراط سے گزر جانا یہ بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔

اس کے بعد حضرت ذوالنونؒ مصری نے فرمایا۔ اسلام کی حفاظت کرنا یہ تاش سے زیادہ روشن ہے، اہل اسلام ہونا یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے

اور اسلام پر قائم رہنا یہ بال سے زیادہ باریک ہے۔

اس کے بعد حضور امام اعظمؒ نے فرمایا۔ علم دین اس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ مسائل فقہ شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔ اور ان کی باریکیاں بال سے زیادہ باریک ہیں۔ حضور امام اعظمؒ کے خادم نے فرمایا۔ کہ مہمانوں کا منہ اس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ ان کی خدمت کرنا یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے اور ان کا دل خوش رکھنا یہ بال سے زیادہ باریک ہے۔

اس پر حضرت سلطان العارفین حضور سلطان باہوؒ بیان فرماتے ہیں۔ کہ برزخ اسم اللہ اس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ لذت مشاہدہ شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ فنافی اللہ ہونا، وحدانیت میں غرق ہونا، خودی سے نکل آنا اور نفس کو مارنا یہ بال سے زیادہ باریک ہے۔ اس مقام پر حاضر وقت بزرگان دین عارف کامل، سلطان العارفین، سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہؒ قطب عالم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت مشغول رہنا، یہ تاش سے زیادہ روشن اور صاف ہے درود پاک میں مصروف رہنا ہر وقت، یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہر وقت پاک رہنا، اور محبوب ﷺ سے باوضو رہنا یہ بال سے زیادہ باریک ہے۔

اولیائے کرام کے جو یہ بیانات ہیں۔ سب اپنے اپنے مقام پر ارفع اور بلند ہیں۔ جب تک انسان صاحب مقام نہ ہو، اس مقام کو پانہیں سکتا

اور نہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔انسان صاحب حال سے جب تک صاحب حال نہ ہو۔اس پر وہ مقامات منکشف نہیں ہوں گے۔بزرگان دین حضرت سری سقطی حضور فضل شاہؒ قطب عالم نے جو حال پر بیان دیا ہے۔اس سے عام بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔خاص بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔اور خاص الخاص بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا اولیائے کرام کے جو بیانات ہیں۔ان میں ظاہر بینی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کیلئے تضاد موجود ہے لیکن حقیقت میں ان میں کوئی تضاد نہیں ہے۔حضور سری سقطی حضرت فضل شاہؒ قطب عالم نے اس شک وریب کو یقین میں بدل دیا ہے۔

آپؒ فرماتے ہیں۔کہ حضرت بایزیدؒ بسطامی نے شریعت کے متعلق بیان دیا ہے۔حضرت ذوالنونؒ مصری نے طریقت کے متعلق بیان دیا ہے حضور امام اعظمؒ نے حقیقت کے متعلق بیان کیا ہے۔آپؒ کے خادم کا جو بیان ہے۔وہ محبؒ کا مقام ہے۔حضرت سلطان باہوؒ نے معرفت کے متعلق بیان کیا

حضور سری سقطی حضرت فضل شاہؒ قطب عالم کا بیان تمام بیانات کا جامع ہے۔آپؒ کا بیان شریعت طریقت، حقیقت اور معرفت کا جامع ہے۔ دین ودنیا کے تمام علوم اس میں جلوہ گری کر رہے ہیں۔دین ودنیا کی نعمتیں اور برکتیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درود شریف میں موجود ہیں۔انشاء اللہ ان حقائق

سے عام، خاص اور خاص الخاص سبھی مستفید و مستفیض ہوں گے۔ اور ان کے ایمان کو اور تقویت نصیب ہو گی۔

ا۔ تاثرات (مئی ۱۹۷۱ء)

ماہنامہ احتساب کے اجراء کا پس منظر اور حضورؒ کے متعلق تاثرات (از اڈیٹر محمد رفیق ملک مرحوم)

ماہنامہ احتساب چونکہ حضور فضل شاہ قطب عالمؒ کی حیات ظاہری کے وقت شائع ہونا شروع ہوا۔ اور تقریباً تین سال مسلسل شائع ہوتا رہا۔ جو حضورؒ کے تعارف میں کافی ممد ثابت ہوا۔ اس ماہنامہ احتساب کے اجراء کا پس منظر یہ ہے۔ کہ کوئی تین سال پیشتر صاحب نظر اور اہل دل احباب کی ایک مجلس میں یہ ذکر چھڑ گیا۔ کہ ہم تاریخ و سیر کی کتب میں اولیائے کرام کے جو حالات تعلیمات اور کرامات پڑھتے ہیں۔ ان اوصاف و کمالات کی حامل شخصیتیں اپنے گرد و پیش میں کہیں نظر نہیں آتیں۔ اور اسی لئے بعض ذہنوں میں تشکیک پیدا ہونے لگتی ہے۔ کہ جو کچھ کتابوں میں درج ہے، وہ اگر افسانہ نہیں، تو مبالغہ آرائی کا کرشمہ ضرور ہے۔

اس پر محفل میں موجود میرے ایک مخلص ترین دوست علامہ عبدالرشید ارشد بے ساختہ بول اٹھے، اولیائے کرام کے بارے میں یہ تشکیک محض

کورچشموں کا عجزِ نظر ہے۔ورنہ آج بھی ہمارے آس پاس صاحب حال بزرگ موجود ہیں۔اورانہی اوصاف کے حامل ہیں۔جن کے تذکرے آپ کو تاریخ وسیر کی کتب میں ملتے ہیں۔اور اگر آپ سے کسی صاحب کو ایسی برگزیدہ شخصیت سے ملاقات کا اشتیاق ہوتو میں ان کی یہ خواہش اسی شہر لاہور میں پوری کرادوں گا۔

علامہ موصوف نے جس اعتماد کے ساتھ یہ دعویٰ کیا تھا۔اس نے میرے ذوق وشوق کو تیز تو کردیا،لیکن اس کے باوجود اپنی فطری تشکیک اور فقرودرویشی میں دنیا داری کے ان گنت تجربات کے پیش نظر میرے نہاں خانہ دل میں بار بار یہ شبہ سر اٹھاتا رہا۔کہ علامہ صاحب بھی شاید اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے کسی فریب نظر میں مبتلا ہیں۔نتیجتاً علامہ صاحب کے ممدوح درویش سے ملاقات کا معاملہ کئی دن تک معلّق رہا۔بالآخرانہی کے اصرار پر ایک روز میں ان کے ہمراہ چل پڑا۔

نہر میاں میرؒ کے پل کے پار درگاہ میاں میرؒ کے سامنے انفنٹری روڈ پر واقع ایک کچی عمارت ہماری منزل تھی۔جس پر باہر سے کسی باغیچی کا گمان ہوتا تھا۔اندر دیہاتی طرز کی اس عمارت میں چار پانچ چارپائیاں بچھی تھیں۔اورگھاس پھوس کے ایک چھپر کے نیچے کھانے پکانے کا انتظام تھا۔گویا یہ اس اقامت گاہ کا باورچی خانہ تھا۔بدقسمتی سے اس روز علامہ صاحب کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا وَدُوْدُ

ابتدا تیرے نام سے کرتا ہوں اے رحیم
اے خداوندِ دو عالم اے خداوندِ کریم

انتساب

حضرت پیر مقبول الٰہی صاحب مدظلہ العالی

زیب آستانہ قادریہ نوروالوں کا ڈیرہ پاک
لاہور و ماموں کانجن شریف کے نام
جنہوں نے ہر موقع پر شفقت سے نوازا

MUNIB Graphics Fsd. 626373